رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ء

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط منفعت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۳

نمبر ۳۹

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

مسئول مدیر

ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے " لے
عام خریداران سے " ۵ /
" ششماہی ۲/۴
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ اشلنگ ۱۲/
فی پرچہ - - - - ۲ /

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولنا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۶ جولائی ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

سعودی حکومت - - - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - - ص۲
کیا اہل حدیث حدیث کے خلاف ہیں؟ - ص۳
پنجابی تنظیم ص۳ - مذاکرہ علمیہ - ص۴
مسیح موعود جہاد بالسیف کریں گے۔ - ص۵
آریہ سماج کی اندرونی کمزوری - - - ص۶
ضرورت تبلیغ - - - - - ص۷
نظم دربارہ تردید عرس منقطے پردہ۔ ص۹
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - ص۱۱
فتاوے - - - - - - - ص۱۳
متفرقات ص۱۴ - علمی مطلع - - - ص۱۵
اشتہارات - - - - - ص۱۷/۲۰

67537

سعودی حکومت

(از برق سخن مولوی محمد یعقوب برق بیاپوری عظیم آبادی)

سعودی سلطنت ہے قوم پرور دیکھتے جاؤ
سراپا ہے جہاں میں عدل گستر دیکھتے جاؤ
سیاست کس کو کہتے ہیں سیاست اسکو کہتے ہیں
عنادی کانپتے ہیں اس کے تھر تھر دیکھتے جاؤ
خس و خاشاک فتنہ سے زمیں کو صاف کرڈالا
نظر آتا ہے پاک اللہ کا گھر دیکھتے جاؤ
عرب کی سلطنت ہے ان دنوں کیا کیا ترقی پر
نہ باور ہو تو بیت اللہ جاکر دیکھتے جاؤ
ہوا ملکِ عرب کا اور سے کچھ اور ہی عالم
نہیں کچھ نام کو باقی رہا شر دیکھتے جاؤ
سعودی سلطنت کی اس ضیاباری کا کیا کہنا
جھلک اٹھا ہے ہر قلب مکدر دیکھتے جاؤ
شنیدہ کے بود مانند دیدہ گو مثل سچ ہے
مگر تم اپنی آنکھوں سے بھی جاکر دیکھتے جاؤ
طوافِ کعبہ پر پہلے کرے جو وار خنجر کا
جسارت اُسکی کیسی ہے یہ شر پر دیکھتے جاؤ
بچایا بال بال اللہ نے اُنکو وارِ قاتل سے
فسادی ہیں خجل خود منہ کی کھاکر دیکھتے جاؤ
مَلِک ابنِ سعود اے برق تو اللہ کی رحمت ہیں
مگر ہے کیوں عدو کا دل مکدر دیکھتے جاؤ

پیارے نبی کے پیارے حالات۔ مؤلفہ مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی۔ اسمیں آنحضرت صلعم کے مستند حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں اور قرآن کریم [illegible] ملنے کا پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

انتخاب الاخبار

مقامی حالات | امرتسر ۱۶، ۱۷ جولائی کو خوب موسلا دھار بارش ہوئی۔ باقی ایام میں ہوا مرطوب چلتی رہی۔ کسی کسی وقت حبس ہو جاتا رہا ہے۔ موسمی حالات خوشگوار رہی۔ آج ۲۲ تاریخ کو بارش کی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ ابر آ رہے ہیں۔

—— ریلوے روڈ اور کچہری روڈ و سول لائن پر چند ہوٹلوں میں کوٹھی خانے کھلے ہوئے ہیں جن کو بند کرانے کے لئے بلدیہ میں چند معززین نے درخواستیں دی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اب بلدیہ کی طرف سے ہوٹل والوں کے خلاف ۱۵۳ میونسپل ایکٹ کے ماتحت مقدمہ چلایا جاوے گا۔

—— ۲۱ و ۲۳ جولائی کو لاہور میں مسلمانوں پر گولی چلائے جانے کے ماتم میں امرتسر میں مسلمانوں نے مکمل ہڑتال کی۔ ۵ بجے شام کو جامع مسجد خیر الدین میں ایک بہت بھاری جلسہ ہوا۔

لاہور کے حالات | حکومت پنجاب کی طرف سے مندرجہ ذیل اصحاب کو زیر دفعہ ۳ پنجاب کریمنل لا ایمنڈمنٹ ایکٹ ۳۲ء مختلف مقامات پر نظر بند کر دیا گیا ہے۔ مولانا ظفر علی خان آف "زمیندار" کرم آباد۔ (۲) سید حبیب شاہ آف "سیاست" و میاں فیروز الدین احمد منٹگمری۔ (۴) ملک لال خان نوشہرہ ورکاں۔ (۵) مولوی محمد شاہ سیالکوٹ۔ (۶) حاجی امین الدین صحرائی لاہور۔

—— شاہی مسجد میں مسلمانوں کے جلسے ہوتے رہے جو بعد ازاں جلوس کی شکل میں شہر کو آتے تھے۔ پولیس نے ۲۰-۲۱ جولائی کو گولی چلائی۔ ان گولیوں سے کئی اشخاص مرے اور کئی زخمی ہوئے۔ کرفیو آرڈر کا وقت ۱۹ جنوری سے پھر ۸½ بجے شام سے ۵½ بجے صبح تک کر دیا گیا ہے۔

زلزلہ کی وارداتیں | کابل ۸ اجولائی کی اطلاع ہے کہ خوست کے قریب ایک گاؤں میں زلزلہ آنے سے ایک مسجد شہید ہو گئی اور ۲۶ نمازی نیچے دب کر شہید ہو گئے۔

—— جے پور میں ۱۷ جولائی کو صبح تین بجے زلزلہ آیا۔ مگر نقصان جان کوئی نہیں ہوا

—— ۱۶ جولائی کو جزیرہ فارموسیٰ (جاپان) میں زلزلہ آنے سے ۳۵ افراد ہلاک اور ۲۰۰ مجروح ہوئے گذشتہ تین ماہ سے اس جزیرہ میں یہ پانچواں زلزلہ ہے

دھرم سالہ پر قبضہ | سوپور (کشمیر) میں کھتریوں کی دھرم سالہ پر سکھوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔ جسکی وجہ سے چار سکھ لیڈر گرفتار کئے گئے ہیں۔ ہندو سکھ فساد کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے حکومت کشمیر انتظام میں مصروف ہے۔

پہلے اسے پڑھئے!

اخبار ہذا کے صفحہ ۱۲ پر ان خریداروں کے نمبر خریداری و اسماء گرامی درج ہیں جن کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ اگست میں ختم ہو گی۔ اسے ایک بار ضرور پڑھیں اور بعد ملاحظہ قیمت اخبار جلد از جلد بھیجکر مشکور فرمائیں۔ مہلت یا انکار کی صورت میں بھی اطلاع آنی چاہئے۔ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

—— یو۔پی گورنمنٹ نے اپنے اعلان کے مطابق ۱۶ جولائی کو تقریباً دو سو قیدی رہا کر دئیے ہیں۔

ہیضہ کی وارداتیں | کشمیر، سکھر، لاڑکانہ، حسن ابدال اور صوبہ دہلی سے ہیضہ پھوٹ نکلنے کی خبریں موصول ہو رہی ہیں۔

سیلاب سے تباہی | گذشتہ ایام میں صوبہ سرحد کے دو مشہور شہروں (پشاور و ایبٹ آباد) کا اکثر حصہ آگ کی نذر ہو چکا ہے۔ حال کی آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ہوتی کے قریب دریائے کلیانی کا بند ٹوٹ جانے سے ایک گاؤں ۶ گھنٹے زیر آب رہا۔ چار سو کچے مکان اور ایک سو دکانوں اور اسلامیہ سکول کو نقصان پہنچا جس کا اندازہ تقریباً ۲½ لاکھ ہے۔ ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخان کے ایک موضع کے ایک سو مکان تباہ ہو گئے۔

—— ہانگ کانگ (چین) میں دریائے ینگسی کیانگ میں طغیانی آنے سے تمام صوبہ میں تقریباً ایک لاکھ سے زیادہ اشخاص لقمہ اجل ہو گئے۔

جنگ کے بادل | اٹلی و ایبے سینیا میں جنگ کا خطرہ عرصہ سے لاحق تھا۔ آج ۲۲ کو جنگ شروع ہو جانے کی خبر آئی ہے۔ حکومت اٹلی نے تین سو ہوائی جہاز ایبے سینیا کی طرف روانہ کئے ہیں تا کہ اپنی جنگی طاقت کا اظہار کرے۔ اٹلی کی فوج جو سرحد ایبے سینیا پر خیمے ڈالے ہوئے ہے اسکے سپاہی گرمی کی شدت سے روزانہ مر رہے ہیں۔ جنکی تعداد تقریباً دس ہوتی ہے

—— مالیرکوٹلہ میں بھی صورت بد سے بدتر ہو رہی ہے گرفتاریاں شروع ہیں۔ شہر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔ (ہمارے احباب اپنی خیریت سے روزانہ اطلاع دیتے رہا کریں)

—— معلوم ہوا ہے کہ چینی ترکستان کے مشہور شہر کاشغر پر سفید روسیوں نے اپنا قبضہ کر لیا ہے۔

انتقال پر ملال | میاں محمد شریف صاحب سوداگر چرم امرتسر ۱۹ جولائی بوقت دس بجے قبل دوپہر تین چار ماہ کی علالت کے بعد داعی اجل کو لبیک کہہ گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے لاہوری دروازہ کے باہر عظیم الشان عیدگاہ تعمیر کرائی ہوئی ہے علاوہ ازیں خوش سیرت با اخلاق تھے۔ رحمہ اللہ ؎

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

مضامین آمدہ | پنڈت آگاہ نندہ عدد۔ میاں عبداللہ۔ مولوی عبداللہ الخلجی۔ مولوی نور الہیٰ۔ عبدالعزیز۔ سیکرٹری انجمن اہلحدیث کھیوہ عبدالباسط مقصود حسن۔ عبداللہ نورانی۔ محمد قمر الدین۔ مولوی محمد عبداللہ خلیل عبید الرحمٰن۔ خانصاحب مولوی شجاع الدین خان۔

غریب فنڈ | میں از فتویٰ فنڈ ۶ع۔ از خانصاحب مولوی شجاع الدین صاحب جالندھر ۱۳ / ۱۲ء۔ از حکیم چراغ الدین صاحب شکرگڑھ ۸ء۔ سابقہ ۳۱ - میزان ۱۱ / ۳۱ روپے

جدید انگلش ٹیچر۔ اس کتاب کے پڑھ لینے سے (۵۰) بہت جلد انگریزی زبان کی واقفیت ہو جاتی ہے قیمت ۱ عہ (مجلد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ

کیا اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟

(۱۷)

اس سلسلہ کی دو حدیثیں باقی ہیں جن کا ذکر مع جواب آج کیا جاتا ہے۔ ہم تو یہی کہیں گے کہ خدا بھلا کرے معترضین کا جن کی وجہ سے ہمارے بے خبر ناظرین کو ان احادیث کے معانی صحیح معلوم ہوئے۔ سچ تو یہ ہے کہ ہمارے پاس اس حرکت پر افسوس کرنے کے لئے الفاظ نہیں جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ یعنی کسی آیت یا حدیث کی تفسیر یا تشریح آپ کرتے ہیں پھر اس تشریح کو اصل الفاظ کا درجہ دیتے ہیں۔ یہ اصول دراصل مرزا صاحب قادیانی کا ہے جن کا قول ہے۔ میں جس حدیث کو صحیح یا غلط کہہ دوں تو میرا قول ہی صحیح ہوگا اگرچہ سارے محدثین کے خلاف ہی ہو (اعجاز احمدی) مگر اہل علم کے نزدیک یہ اصول کبھی پسندیدہ نہیں ہوا۔ محض ہمدردی کے طور پر ہم ان معترضین کو بتاتے ہیں کہ زیادہ تکلیف نہ کرسکیں تو اپنے مذہب کے ایک ہی مسلم عالم (طحاوی) کی کتاب شرح معانی الآثار ہی مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہوجائے گا کہ کسی فریق کی تشریح کے انکار سے اصل نص (قرآن وحدیث) کا انکار نہیں ہوتا خیر یہ تو ایک علمی اصول ہے جس کو وہی سمجھے جو علم جانتا اور دیانت رکھتا ہو۔ بہرحال ان دو حدیثوں میں سے ایک حدیث یہ ہے:۔

"حضور فرماتے ہیں کہ میں ایک شخص کو علم صبح دوں گا اس کے سبب اس کے ہاتھ میں فتح ہوگی۔ لوگ سب خوشی خوشی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے ہر ایک کے دل میں یہ خیال کہ ہمیں علم ملے۔ آپ نے دیکھا کہ حضرت علی ان میں نہیں۔ پوچھا کہ علی کہاں ہیں صحابہ نے عرض کیا کہ حضرت وہ آنکھوں سے بیمار ہیں۔ ان کی آنکھوں میں درد ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بلاؤ۔ ان کو جب وہ آئے تو آپ نے ان کی آنکھوں میں تھوکا اور دعا کی۔ پس اچھا ہوگیا علی۔ گویا کہ وہ بیمار ہی نہ تھا۔ الخ"

دیکھئے کیا ہی یہ وجود باجود ہے کہ ان کے تھوکنے سے بیماری بھاگ گئی۔ کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ حضور نے حضرت علی کو نفع نہیں دیا۔ پھر بھی کوئی بخاری کی یہ حدیث دیکھ کر یہی کہے کہ وہ نفع نہیں دے سکتے۔ تو کیا اسے حدیث کا منکر نہیں کہا جائیگا۔ (الفقیہ امرتسر ۱۳ جون ۱۹۳۵ء)

اہلحدیث کون بے دین ہے جو کہے کہ آنحضرت نے کسی کو نفع نہیں پہنچایا معاذ اللہ ایسا بے دین کہیں ملے تو ہمارے پاس اس کو بھیجنا۔ ہم اس سے پوچھیں گے کہ ظالم! شربت بنفشہ اور عرق بادیان تو نفع دیں مگر پیغمبر علیہ السلام نفع نہ دیں۔ توبہ! توبہ!!

اسی طرح ذرہ تکلیف کرکے آپ ہی ہم کو بتائیے گا کہ قرآنی آیت قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِکُ لَکُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا کا کیا مطلب ہے۔ کیونکہ اس میں بحکم خدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلوایا گیا ہے کہ میں تمہارے نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔

ہماری شکایت قدیم سے ہے کہ ہمارے بھائی ہمارا مذہب سمجھنے کی کوشش تو درکنار توجہ بھی نہیں کرتے۔ سنئے! نفع نقصان دو طرح پر ہے۔ ایک وہ جو انسانی بلکہ مخلوقی طاقت کے اندر ہے۔ اس کے لئے ارشاد ہے۔

تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی

ایک دوسرے کی مدد کیا کرو نیک کام اور پرہیزگاری پر۔ اس درجے میں ہر انسان دوسرے کے لئے نافع وضار ہے بلکہ بے جان چیزیں بھی نافع ضار ہیں۔ دوسرا درجہ وہ ہے جو قدرت نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ ان دونوں کی مثال ہم ایک ہی صورت میں پیش کرتے ہیں۔

مریض کے علاج میں کتنے اشخاص نافع اور مفید ہوتے ہیں۔ حکیم کو بلانے والا، خود حکیم، دوا لانیوالا اور پلانے والا وغیرہ۔ مگر مریض میں شفا پیدا کرنے والا اصل نافع وہی ہے جس کی شان میں حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کا قول ہے۔ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ۔ میں جب بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔

اس مثال سے بالکل واضح ہوسکتا ہے کہ انسانی درجہ میں سب انسان کم وبیش نافع وضار ہیں اس سے بالا درجہ میں نہیں۔ آنحضرت کا حضرت علیؓ کی آنکھوں میں لب مبارک ملنا ایک فعل مقدور انسانی ہے مگر اس میں یہ تاثیر پیدا کرنا کہ آنکھ اچھی ہوجائے قدرت کا فعل ہے۔ اس فعل کو آنحضرت کا فعل سمجھنا بے سمجھی اور قرآن سے نافہمی ہے۔ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے عام اصول فرمایا ہے۔

مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ (کسی رسول کے حق میں یہ ممکن نہیں کہ معجزہ دکھاسکے بجز حکم خدا)

پس اگر یہ فعل (شفا چشم علی) فوق طاقت بشریہ ہے تو خدائی فعل ہے نہ انسانی۔ اس سے کسی کو خاصکر ہم کو انکار نہیں۔ ہمیں اس کا منکر کہنا ہم پر افترا کرنا ہے۔

پندرھویں حدیث "سراقہ نے جب پیچھا کیا تو حضرت ابوبکر نے کہا کہ وہ سراقہ آگیا تو حضور نے

فرمایا کہ آگیا ہے تو فکر نہیں ہمارے ساتھ خدا ہے۔ حضور نے دعا کی زمین نے سراقہ کو مع گھوڑے کے پیٹ تک پکڑ لیا۔ یعنی سراقہ مع گھوڑے زمین میں دھنس گیا اور جب اس نے اقرار کیا کہ حضرت میں آپ کا کسی کو پتہ نہیں دیتا مجھے چھوڑ دو۔ تو آپ نے دعا کی پھر زمین نے چھوڑ دیا۔

وہابی اس حدیث کو بھی نہیں مانتے۔ کہتے ہیں کہ حضور نافع اور ضار نہیں۔ یہاں سراقہ کو پوچھئے اُن کے لئے نافع اور ضار ہیں یا نہیں۔ حنفی بھی یہی کہتے ہیں کہ نبی ولی کی خدا سنتا ہے جو چاہیں خدا سے لے لیتے ہیں۔ جیسے یہاں حضور نے کر دکھایا۔"

(الفقیہ امرتسر۔ ۷ جون ۱۹۳۵ء صہ ۳)

اہلحدیث وہابی کو اس حدیث سے انکار نہیں مگر آپ جیسے حنفی کے فہم سے انکار ہے۔ کس قدر تعصب ہے کہ معترض خود ہی اس روائت میں وہ الفاظ بھی نقل کرتا ہے جن پر ہم نے خط دیدیا ہے یعنی آنحضرت نے دعا کی۔ کس سے کی؟ خدا سے۔ کیا مانگا؟ یہ کہ اے خدا سراقہ کو ہم سے روک دے۔ یہ دعا قبول ہوئی۔ مریض کی مثال کی طرح یہاں بھی دو فعل ہیں۔ دعا کرنا۔ قبول کرنا۔ پہلا فعل رسالت کا ہے۔ دوسرا فعل الوہیت کا۔ بس ؎

گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

مختصر یہ کہ اہل حدیث قرآن و حدیث سب کچھ مانتے ہیں اوران کی تفسیر اور تشریح کرتے ہیں۔ قرآن و حدیث میں مخالفت پیدا نہیں کرتے۔ بس ؎

مجھ میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں

اہل حدیث کا مذہب

مصنفہ حضرت مولنا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب۔

اہل حدیث کے مسلمہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر۔ قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۶/ علاوہ محصول۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

پنجابی تنظیم

اہلحدیث ۲۸ جون میں ایک نوٹ اس تنظیم اور اس کے امیر کے متعلق لکھا گیا۔ مسئلہ امارت میں جو اس جماعت نے اپنے مفتی کے فتوے سے ترمیم کی ہے اس کے لحاظ سے ہمیں ان سے کوئی مناقشہ نہیں کیونکہ اب یہ اتنا کہتے ہیں کہ ہم نے انجمنوں کی طرح ایک شخص کو اپنا امیر بنایا ہے جس کی اطاعت ہم پر واجب ہے بیرونی جماعت پر نہیں نہ وہ علیحدہ رہنے میں گنہگار ہیں۔ گو ابھی ان میں سے بعض سرپھرے سابقہ خیال پر ہیں۔ اب ہمارا اعتراض ہے تو صرف اتنا ہے کہ تمہارا امیر بمعنی آمر نہیں بلکہ مبنی للمفعول بمعنی مامور ہے اس کے ثبوت میں ہم نے اپنا ایک حلفیہ بیان شائع کیا تھا جس کی تردید انہوں نے اپنے امیر (سید محمد شریف صاحب) کے نام سے کرائی ہے۔ میں اپنے بیان کے الفاظ اور امیر جماعت تنظیمیہ کے الفاظ دونوں بالمقابل رکھ کر دکھاتا ہوں کہ ان میں سچ کتنا ہے اور جھوٹ کتنا ہے۔

نقل اہلحدیث

میں اللہ تعالےٰ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ سید محمد شریف صاحب امیر جماعت تنظیمیہ نے مجھ سے کہا کہ یہ لوگ میری تو مانتے نہیں میں کہتا ہوں کہ میں اس عہدے کو چھوڑتا ہوں تو یہ مجھ سے کہتے ہیں تم کافر ہو جاؤ گے۔

(۲۸ جون ۱۹۳۵ء صہ ۱)

نقل تردید از جناب محمد شریف صاحب

اخبار اہلحدیث ۲۸ جون کے صفحہ ۱ میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنا حلفیہ بیان شائع کیا ہے کہ محمد شریف گھڑیالوی نے مجھ کو کہا کہ میں تو امارت کے لائق نہیں میں چھوڑنے کو تیار ہوں مگر عالم تنظیمی مجھ کو چھوڑنے نہیں دیتے کہتے ہیں اگر چھوڑ دو گے تو کافر ہو جاؤ گے۔"

اس بیان کے مولوی ثناء اللہ صاحب خود ذمہ دار ہیں۔ خاکسار کو معلوم نہیں کہ کب اور کیوں میں نے انکے پاس یہ بیان کیا۔"

(تنظیم ۱۲ جولائی ۱۹۳۵ء صہ ۵)

ناظرین کرام! تنظیمی عبارت میں جو فقرہ زیر خط درج ہے میری عبارت میں نہیں۔ حالانکہ یہ فقرہ بھی میرا حلفیہ بنایا گیا ہے۔ بتائیے اس نقل کو نقل صحیح کہا جائے یا غلط اور اس کے ناقل کو ثقہ راوی کہا جائے یا کیا۔ براہ مہربانی اصول محدثین کے ماتحت جواب دیں کہ جس راوی کا ایک دفعہ بھی جھوٹ ثابت ہو وہ ثقہ ہوتا ہے یا غیر ثقہ۔

نوٹ ہمارا گمان ہے کہ چونکہ سید محمد شریف صاحب بوجہ نزول الماء کے آنکھوں سے معذور ہیں (شفاہ اللہ) اس لئے انہوں نے میرے الفاظ نہ پڑھے ہوں گے نہ جواب خود لکھا ہو گا یہ سب کارروائی یار لوگوں کی ہے۔ بہرحال واقعہ کچھ بھی ہو شرعاً و قانوناً لکھنے والا اور شائع کرنے والا دونوں اس غلط بیانی کے ذمہ دار ہیں۔

علاوہ اس کے شاہ صاحب نے میری تردید میں عدم علم پیش کیا ہے جو میرے علم اور حلفی بیان کی تردید کو بقاعدہ محدثین کافی نہیں۔ کیونکہ علم کی تردید میں عدم علم کام نہیں آتا بلکہ علم العدم چاہئے۔

ہاں میں شاہ صاحب کو یاد دلاتا ہوں کہ آپ مسجد سرکی بند اں امرتسر میں جمعہ پڑھ کر میرے پاس آئے تھے جبکہ میں بوجہ سردی کے دفتر اہلحدیث کی چھت پر دھوپ میں بیٹھا تھا۔ اس موقع پر آپ نے اثنائے گفتگو میں یہ بیان دیا تھا۔ واللہ علیٰ ما اقول شہید باقی امور کا جواب بھی حسب ضرورت دیا جائیگا انشاءاللہ

مذاکرہ علمیہ

بابت حدیث والیمین علیٰ من انکر

حدیث شریف میں آیا ہے البینۃ علی المدعی والیمین علیٰ من انکر۔ یعنی درصورت دیوانی دعویٰ کے شہادت دینا مدعی کا فرض ہے درصورت نہ ہونے شہادت مدعی کے مدعا علیہ پر حلف ہوگی۔

اس حدیث پر مندرجہ ذیل سوال قابل غور ہیں۔

ahmadimuslim.de

مدعی کی شہادت نہ ہونے کی صورت میں مدعا علیہ کی کئی صورتیں ہیں (۱) دینے سے صاف انکاری ہے۔ (۲) دوسری صورت یہ ہے کہ اسے معلوم نہیں۔ کیونکہ تاجروں میں ایسی صورت بھی ہوسکتی ہے کہ ایک شریک دکان کے نام پر مال لے آئے اور وہی کھاتہ میں درج کرنے سے پہلے ہی مرجائے۔ اب دعویٰ کا جوابدہ جو شریک ہے اسے علم نہیں وہ حلف کن لفظوں میں اٹھائے اگر یہ کہے کہ خدا کی قسم مجھ پر اس کا لینا نہیں تو یہ کہہ نہیں سکتا۔ کیونکہ اس کو عدم علم ہے علم العدم نہیں۔ اسکی دوسری قسم یہ ہے کہ کسی کے باپ نے کسی سے قرض لیا اور مرگیا۔ ترکہ بیٹے نے لیا۔ مدعی نے دعوےٰ کیا۔ اور بیٹا بحیثیت مدعا علیہ پیش ہوا۔ اس کو بھی عدم علم ہے علم العدم نہیں۔ حلف کیا اٹھائے۔ اسی طرح کسی نے قرض لیا۔ یہ یاد ہے کہ لیا۔ یہ بھی خیال ہے کہ دیدیا مگر پختہ یاد نہیں۔ یہ حلف بھی کس طرح کی ہے؟ مختصر یہ ہے کہ حدیث مرقوم میں مدعا علیہ پر جو حلف لازم ہے یہ کس صورت میں ہے علم العدم یا عدم العلم میں دونوں صورتوں میں حلف کے الفاظ کیا ہونگے۔

نوٹ حسب قاعدہ دو ماہ تک مذاکرہ ہذا جاری رہے گا۔

قادیانی مشن

مسیح موعود جہاد بالسیف کریگا

اخبار الفضل قادیان (۴ جولائی ۱۹۳۵ء) میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں راقم مضمون (اڈیٹر) نے کمال یہ کیا ہے کہ حدیث کی رو سے لکھا ہے کہ

"مسیح موعود کی جماعت جہاد بالسیف نہیں کریگی۔ اس دعوے پر ایک روایت کو دلیل پیش کیا ہے جسکے الفاظ یہ ہیں:-

"ایک اور حدیث میں آتا ہے عصابتان من امتی احرزھما اللہ من النار عصابۃ تغزوا لھند و عصابۃ تکون مع عیسیٰ بن مریم یعنی میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ آگ سے بچائے گا۔ ایک گروہ وہ ہوگا جو ہندوستان میں جہاد کریگا۔ اور ایک گروہ وہ ہوگا جو عیسیٰ بن مریم کے ساتھ ہوگا۔ اس حدیث کے ماتحت امت محمدیہ کا پہلا گروہ تو وہ ہے جس نے حضرت سید احمد صاحب بریلوی کے ساتھ ہوکر جہاد کیا۔ آپ اپنی صدی کے مجدد اور بناوٹ سے مستغنی انسان تھے۔ آپ کی جماعت میں بھی بڑے بڑے متقی لوگ تھے۔ جب آپ نے دیکھا کہ پنجاب کے مسلمانوں پر سکھ بہت ظلم کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ احکام دینی کی بجا آوری کے سوا اور کوئی نہ تھی تو اس وقت آپ نے مظلوم مسلمانوں کو سکھوں کے مظالم سے نجات دلانے کے لئے اپنا وطن چھوڑ دیا۔ اور ایک چھوٹے سے گروہ کے ساتھ سکھوں پر حملہ کرنے کا ارادہ کرلیا۔ یہ وہی مجاہد جاں نثاروں کا گروہ ہے۔ جس کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث کے پہلے حصہ میں اشارہ فرمایا مگر اس کے ساتھ ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ ایک دوسرے گروہ کو بھی اللہ تعالیٰ نار جہنم سے بچائیگا اور وہ مسیح موعود کے ساتھی ہیں۔ یہ مقابلہ صاف طور پر بتلاتا ہے کہ مسیح موعود کی جماعت جہاد بالسیف نہیں کریگی۔ کیونکہ یہی ایک بات ہے جو ان دو گروہوں میں مابہ الامتیاز ہے۔ یعنی ایک تو جہاد بالسیف کرنے والے ہیں۔ اور ایک مسیح کے ساتھی۔ اگر دونوں گروہ غازی ہوتے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح فرق بیان نہ فرماتے کہ ایک گروہ ہند میں جہاد کریگا اور دوسرا گروہ مسیح کے ساتھ ہوگا۔ یہ فرق بتلاتا ہے کہ مسیح موعود نے پہلے سے رنگ میں ہرگز نہیں آنا تھا۔ بلکہ ایسے رنگ میں آنا تھا کہ وہ نشانات آسمانی کے ساتھ اشاعت اسلام کا کام کرے۔" (الفضل ۴ جولائی ۱۹۳۵ء ملخصاً)

اہلحدیث حضرت سید احمد صاحب رائے بریلوی کی مجاہدانہ زندگی کا اعتراف ہمارے لئے باعث مسرت ہے اَلْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ۔ مگر مسیح موعود کے ساتھیوں یا بالفاظ دیگر مرزا صاحب قادیانی اور ان کی جماعت کو جہاد بالسیف کی اعلیٰ خدمت سے سبکدوش کرنے کی کوشش کرنا آیت قرآنیہ کی تصدیق ہے۔

فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا

(جب جہاد کا وقت آیا تو منہ پھیر گئے) ؎

تن آسانیاں چاہیں اور آبرو بھی

وہ قوم آج ڈوبے گی گر کل نہ ڈوبی

سنئے! اول تو اس حدیث کا پتہ نشان نہیں بتایا کہ کس کتاب کی ہے اور کیسی ہے؟ لیکن ہم اس تکلیف میں آپ کو ڈالنا نہیں چاہتے بلکہ سیدھی راہ پر آپ کو لے جاتے ہیں۔ پس سنئے! اس میں شک نہیں کہ مسیح موعود دجال کے لئے آئیں گے۔ اس زمانے کے مسلمانوں کا جو کام صحیح حدیث (ابوداود) میں آیا ہے یہ ہے:-

الجهاد فی سبیل اللہ ماض منذ بعثنی اللہ الی ان یقاتل آخر امتی الدجال۔

(منتقیٰ باب الجہاد فرض کفایۃ)

یعنی فرمایا جہاد اللہ کے راستے میں جاری ہے جب سے خدا نے مجھے نبی کرکے بھیجا ہے یہاں تک کہ میری امت کا آخری حصہ دجال کے ساتھ لڑائی کریگا۔

اگر تم پوچھنا چاہتے ہو کہ یہ کون لوگ ہوں گے تو سنو۔

ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ۔ (مسلم)

یعنی حضور علیہ السلام نے فرمایا تم رومیوں سے غزا (جہاد) کروگے خدا اسکو فتح کریگا۔ پھر تم دجال سے جہاد کروگے۔

یہ حدیث صحیح مسلم کی ہے جو صحیح ہے۔ اس میں جو

سوانح احمدی۔ حضرت سید احمد صاحب بریلوی [illegible]

گروہ دجال کے ساتھ جہاد کرنے والا فرمایا ہے یہی وہ گروہ ہے جو مسیح موعود کے ساتھ ہوگا۔ بس اگر قادیانی کے مخاطب امت میں سے تم اپنے آپ کو جانتے ہو اور دجال کو سامنے دیکھتے ہو تو جہاد (مقابلہ) کیوں نہیں کرتے؟ حدیث میں آیا ہے دجال مسیح موعود کو دیکھ کر گھلنے پگھلنے جائیگا۔ مشکل یہ ہے کہ مسیح (قادیانی) کے حواری دجال کے سامنے خود گھلے جاتے ہیں اس لئے معلوم نہیں ہوتا کہ مسیح اور مسیح کے ساتھی کون ہیں اور دجال کون؟

ناظرین کرام! کس قدر ظلم ہے کہ ایک ادنیٰ رکن اسلام پر اگر خود عمل نہیں کر سکتے تو اس کو منسوخ کہنے کے کیا معنے؟

احمدی ممبرو! ~~

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

آریہ سماج کی اندرونی کمزوری

(از قلم پنڈت آتمانند جی ست دھرم منڈل بٹالہ (گورداسپور)

۸ نومبر ۱۹۳۴ء کو پوجیہ آچاریہ رام دیوجی بی۔ اے نے پنڈت مکتی رام آچاریہ گوروکل چوہا بھگتاں۔ سوامی ایشور آنند۔ پنڈت شو آنند۔ پنڈت مکند رام وید شاستری اور شردھالیہ گوروکل سیکشن آریہ سماج راولپنڈی نیز دو دیگر آریہ سماجیوں کے روبرو کہا کہ "آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے پنڈت بدھ دیوجی و دیا النکار و دیگر پنڈتوں کو حکم بھیج دیا ہوا ہے کہ آتمانند کے ساتھ ہرگز مناظرہ یا تبادلۂ خیالات نہ کریں اور سر نہ پھوڑا دیں۔"

(کیوں؟ وجہ نامعلوم) آچاریہ رام دیوجی بی۔ اے نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ میں اپنے چند اعتراضات لکھ کر آچاریہ رام دیوجی کو دیدوں اور آپ عرصہ پندرہ روز کے اندر اندر میرے اعتراضات متعلقہ وید بھگوان کا جواب آریہ پرتی ندھی سبھا کے پنڈتوں یا دیگر ودوانوں سے لے کر مجھے بھیجدینگے ورنہ بصورت کوئی جواب نہ دینے کے آپ مان لیں گے کہ میرے اعتراضات صحیح ہیں اور کہ وید الہامی کتب مقدسہ نہیں ہیں۔ اور میری درخواست پر آپ نے وعدہ کیا کہ اگر آریہ سماجی پنڈتوں نے کوئی تسلی بخش جواب نہ دیا تو میں (آچاریہ رام دیوجی بی۔ اے) ست دھرمی بن جاؤں گا۔ جب عرصہ دراز تک آچاریہ صاحب کا کوئی جواب نہ آیا اور میں راولپنڈی سے بٹالہ چلا آیا تو بدیں خیال کہ آچاریہ جی بجائے راولپنڈی کے بٹالہ میں جواب بھیجیں میں نے شروع فروری ۱۹۳۵ء میں قریباً تین ماہ بعد آچاریہ جی کو آپکا وعدہ یاد دلایا اور بٹالہ کا پتہ لکھ بھیجا۔ جس کے جواب میں آپ نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کی طرف سے دو کارڈ نمبری $\frac{35}{35}$ مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۳۵ء و $\frac{51}{35}$ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۳۵ء بھیجے جن کے اقتباسات درج ذیل ہیں۔

"میں مذہب کو قرعہ اندازی یا شرطیں لگانے کا مضمون نہیں سمجھتا۔ وید منتروں پر وچار اور ان کے ارتھوں کی ویاکھیا (تشریح) کرنا کوئی بچوں کا کھیل نہیں۔ نہ اس کے متعلق تاریخیں یا میعاد ڈالی جاسکتی ہے × × × میں نے ایسا بیہودہ اور لایعنی وعدہ کبھی نہیں کیا کہ گہرے مسائل پر اگر میں خاص میعاد میں وچار (غور) نہ کرسکا تو میں کسی بیہودہ مذہب کا پیرو بن جاؤنگا اور آپ کو اپنا گورو مان لونگا۔ گورو۔ پیر اور مسیح ہونے کے دعویداروں کو میں گمراہ یا پاکھنڈی سمجھتا ہوں۔ ایشور نہ کرے کہ میں ان کی طرف کبھی جھکوں سوائے اس غرض کے کہ ان کے دماغ کا علاج کرنے کے قابل ہوسکوں × × ×"
(بلفظہ کارڈ نمبری $\frac{35}{35}$)

(۳) آپ کا ۲۲ فروری ۱۹۳۵ء کا طویل خط ملا۔ جواب میں اطلاعاً تحریر ہے کہ آپ کا سارے کا سارا خط بے معنی ڈینگوں اور حماقت آمیز تحریر سے پُر ہے اور پوتر وید بھگوان کے متعلق جو ہرزہ سرائی کی گئی ہے وہ ایک خدائی پیغمبری کا دعوےٰ کرنے والے کے لئے تو کیا ایک مہذب انسان کے لئے بھی قابل مذمت ہے۔ ایسی درازکلامی کی تلافی یا معافی نہیں ہوسکتی × × × آپ کو پورے طور پر پتہ ہونے کے باوجود کہ میں نے ۱۵ دن کے اندر اندر جواب دینے اور نہ دینے کی صورت میں کسی بے ہودہ مت کا پیرو ہوجانے کا وعدہ ہرگز نہیں کیا یونہی جھگڑے بازی سے کام لے رہے ہیں × × ×"
(بلفظہ کارڈ نمبری $\frac{51}{35}$ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۳۵ء)

جو عبارت بخوف طوالت میں نے × × × نشان دیکر چھوڑ دی ہے اس میں آچاریہ صاحب نے اپنے خرشی کی عادت ادا کی ہے یعنی مغلظ گالیاں دی ہیں۔ یہ ہے میرے شکوک کا جواب آریہ سماج کے پاس۔ ع
برستی آگ جو باراں کی آرزو کرتے

حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب فرماتے تھے کہ مسیح کے آنے میں مجھے دیری ہے کیونکہ ایمانداری اور صداقت ابھی تک دنیا سے کلی طور پر مفقود نہیں ہوئی حالانکہ آچاریہ رام دیوجی بی۔ اے کا اکابر آریہ سماج میں شاید دوسرا یا تیسرا درجہ سمجھا جاتا ہے۔ اگر ایسے ایسے مہا پرش بھی وعدہ خلافی کریں تو یقیناً مولانا صاحب کا خیال صحیح نہیں ہے۔ آچاریہ جی کے دونوں کارڈوں کا خلاصہ صرف اس قدر ہے کہ شکوک معترضہ بید منتروں کا صحیح مطلب تاحال آچاریہ جی مہاراج نیز کسی دیگر آریہ سماجی ودوان کی سمجھ میں نہیں آیا اور نہ ہی اس کے متعلق کوئی تاریخ یا میعاد مقرر کی جاسکتی ہے کہ کب تک ایشور ان منتروں کے معانی کا الہام آچاریہ جی کے دل میں کرے میں نے آچاریہ جی کو جواب میں لکھا تھا کہ جب تک ان منتروں کے معانی آپ پر بذریعہ الہام نہیں اترتے

نوید جاوید۔ عیسائیت کی تردید میں ایک بے نظیر کتاب (۵۵) قیمت ۴ ۔ پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

تب تک تو آپ ایمانداری سے اپنے وعدہ کے موافق ست دھرم کی شرن میں آجائیے اور جب اس ** بھاشا کی کوئی تکرم آپ لگا سکیں گے۔ آپ کو پوری چھٹی دی جائے گی کہ آپ آریہ سماج میں واپس چلے جائیں۔ کوئی کسی قسم کی ممانعت نہیں ہوگی۔ نیز یہ کہ اگر آپ کو "آچاریہ" کے جلیل القدر منصب سے گر کر "چیلہ" بننے کا خوف ہے تو آپ کے ست دھرمی بننے پر میں آپ کو آچاریہ اور اپنا گورو تسلیم کر کے آپ کا چیلا بن جاؤں گا تاکہ آپ کا یہ ڈر بھی دور ہو جائے۔

ست دھرم میں سب کا درجہ برابر اور مساوی ہے کوئی اونچ نیچ نہیں ہے۔ اور نہ ہی میرا نبوت یا پیغمبری کا دعوے ہے بلکہ عاجزی انکساری اور خاکساری کا۔

ناظرین کرام! غور فرما سکتے ہیں کہ جب آچاریہ جی کو تسلیم اور اقرار ہے کہ مترضہ وید منتروں کا کوئی معقول جواب آج دن تک آچاریہ جی و نیز دیگر آریہ سماجی ودوانوں کو نہیں سوجھا اور نہ سوجھنے کی آئندہ کوئی امید یا میعاد ہو سکتی ہے تو کیا اس کا صاف یہ مطلب نہیں کہ سب آریہ سماجی "بابا واکیم پرمانم" کی اندھی تقلید کے طور پر ہی ویدوں کو خدا کا کلام اور الہام مان رہے ہیں نہ کہ سمجھ بوجھ کر؟ اور ایسی ناسمجھی کی حالت میں پروفیسر رامدیو جی کو اپنے نام کے ساتھ "آچاریہ" لگانے اور ویدک دھرمی کہلانے کا کون حق ہے؟

"ویدارتھ پرکاش" چھپوانے سے پہلے میں نے پوجیہ مہاتما ہنسراج جی مہاراج پردھان پرادیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ سندھ و بلوچستان کی خدمت میں رفع شکوک کے لئے خط لکھا تھا جس کے جواب میں آپ نے مجھے "ویدارتھ پرکاش" نامی کتاب کو شائع کروانے اور آریہ سماجی ودوانوں سے تبادلہ خیالات کرنے کی صلاح دی تھی۔ جب میں نے آریہ سماج کے چوٹی کے چند علماء سے تبادلہ خیالات کیا تو سب کو اپنا ہم خیال پایا۔ بعض نے صاف الفاظ میں اقرار کیا کہ ویدوں میں ملاوٹ ہو چکی ہے چنانچہ پنڈت بھگوت دت جی بی۔ اے ریسرچ سکالر و پروفیسر ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور ویدک کوش کی بھومکا صفحہ ۹ اور ۱۰ ہسٹری آف ویدک براہمناز جلد ۲ صفحہ ۷۰ پر تسلیم کرتے ہیں کہ اتھرووید میں ۱۴۰ وید منتر زمانہ مہابھارت کے بعد کی بناوٹ اور ملاوٹ ہیں۔ اس حوالے والے الفاظ میری تصنیف ویدارتھ پرکاش میں ملاحظہ کیجئے۔ بعض نے کہا کہ ویدوں کا ایک کثیر حصہ صریحاً انسانی تصنیف ہے۔ ایک پنڈت نے فرمایا کہ ویدوں کے مصنف وہی رشی گذرے ہیں جن کا نام سوکتوں کے اوپر لکھا ہوا ہے۔ اور ان میں سے بعض رشی ہم اور آپ سے بہتر تھے اور بعض بدتر۔

میرے سوالات کے جواب میں پنڈت راجا رام صاحب شاستری پروفیسر ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور نے اقرار کیا کہ جن سوکتوں اور وید منتروں کے رشی مچھلیاں، کتیا، سانپ، نیل کنٹھ، بندر، آگ، پہاڑ اور دریا وغیرہ حیوان اور بے جان لکھے ہیں وہ سب سوکت اور منتر شاعرانہ تخیلات ہیں نیز یہ کہ ویدوں میں بہت کچھ مغلظات اور مخرب الاخلاق وید منتر پائے جاتے ہیں۔ نیز یہ کہ ویدوں میں تواریخ انسانی پائی جانے سے وید ازلی، ابدی والہامی اور شروع دنیا میں بنے ہوئے بھی نہیں مانے جا سکتے۔ لیکن ہم آریہ سماجی ہونے کی وجہ سے یہ کمزور پوزیشن اسلام کے مقابلہ میں بیان وظاہر کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔"

میں نے عرض کی کہ چونکہ آپ کے دل میں کمزوری اور چور گھسا ہوا ہے اس لئے اسلام جلدی یا بدیر ضرور فتحمند ہوگا اور ہندو دھرم کو ہضم کر جائیگا کیونکہ جوتی کا ترجمہ جیوتی (نور) اور ہاتھ کا ترجمہ ہاتھی کر کے ویدک برائیوں کی پردہ پوشی نہیں کی جا سکتی اور جس جرنیل کے دل میں چور اور خوف چھپا ہوا ہو وہ ہرگز فتح نہیں پا سکتا۔ ویدوں اور ویدک دھرم کی کمزوریاں اور بداخلاقیاں جاننے کے خواہشمند میری تصنیف "ویدارتھ پرکاش" عرف "ویدک تہذیب" قیمت عمر ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ کاغذ اعلیٰ۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ اس میں درج کردہ معلومات میں سے ہر ایک پانچ پانچ ہزار روپیہ خرچ کرنے سے بھی حاصل کرنا ناممکن تھا۔ ملنے کا پتہ یہ ہے:۔

پنڈت آتمانند ست دھرم منڈل بٹالہ ضلع گورداسپور۔
یا دفتر اہلحدیث امرتسر

ضرورت تبلیغ

(از ابو علی محمد تقی مدرسہ اسلامیہ نائی منڈی آگرہ)

حضرات! آج آپ کے سامنے تبلیغ کی غرض وغایت اور اس کے فوائد بیان کئے جاتے ہیں آج دنیا کے اندر شاید کوئی ایسی قوم ہو جو اپنے مذہب کی تبلیغ میں جدوجہد نہ کرتی ہو۔ جس طرف جس کی طرف آپ نظر کر کے دیکھیں تو وہ اس کو کسی نہ کسی کام میں مصروف پائے گی۔ یاد رکھئے تبلیغ ایک ایسی چیز ہے کہ جس کے سبب سے دنیا میں ایک مسلمان سے دس اور دس سے سو اور سو سے یہاں تک کہ آج ساٹھ کروڑ مسلمانوں کی آبادی ہے۔ اگر جناب نبی علیہ السلام کو یہ حکم نہ ہوتا کہ یاایھا الرسول بلغ ما انزل الیک وان لم تفعل مابلغت رسالتک الخ۔ اگر نبی علیہ السلام دنیا کے اندر جب آپ کو نبوت ملی اور لوگوں نے اذیت اور تکلیف پہنچائیں تو آپ اگر اپنے اس فرض کو ترک کر دیتے تو نہ ہم اس وقت مسلمان ہوتے اور نہ نبی علیہ السلام کا بول بالا ہوتا بلکہ آپ ہی صرف مسلمان ہوتے۔ لیکن خداوند کریم کا یہی منشا تھا کہ آپ تبلیغ کریں جس کا نتیجہ ہوا کہ اسلام کے پاس مسلمانوں کی اچھی خاصی جمعیت ہو گئی اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے سخت مزاج بھی اسی تبلیغ کے سبب سے مشرف با سلام ہوئے۔ پھر آپ اور آپ کے اصحاب نے جو تبلیغ کی تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مکہ بھی فتح ہو گیا اور تمام عرب نبی کریم کا تابعدار ہو گیا۔ اور پھر دوسرے ملکوں کے بادشاہوں کو بھی فکر پڑ گئی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مسلمان یہاں آ کر بھی اپنے اسلام کا اعلان کر بیٹھیں۔ چنانچہ جو فتوحات حضرت

ahmadimuslim.de

ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ہاتھوں ہوئیں وہ محتاج بیان نہیں کیونکہ ان کی تفصیل کی مختلف تواریخ شائع ہو چکی آخر یہ سب فتوحات اور مال جو صحابہ کرام کو اور سرکش مشرکین کا استیصال اور یہود کو ہزیمت اور اسلام کا عروج کس چیز سے ہوا جس کا جواب یہی ہوگا کہ سب محض تبلیغ کی بدولت تھا کیا آج بھی اُس تبلیغ کی ضرورت نہیں کہ جب خود مسلمان ذلیل و خوار ہوں اور دوسری قوموں کے سامنے حقیر شمار کئے جاتے ہوں ایسے نازک وقت میں بھی ان کو غفلت کی نیند سے جگایا نہ جاوے یا جگانے والے کے جگانے سے بیدار نہ ہوا جائے تو اس پر بھی تف ہے کیونکہ سب قومیں عروج ترقی پر پہنچ گئی ہیں۔ اور ذلیل اقوام جو کہ کسی زمانہ میں حقیر شمار کی جاتی تھیں آج بلند مرتبہ پر پہنچ گئی ہیں۔ لیکن افسوس کہ مسلمان ایسے کے ویسے ہی غفلت کی نیند میں سوئے ہوئے ہیں۔ بجائے عروج ترقی کے پستی کے گڑھے میں جا رہا ہے نہ تیرے پاس دنیا ہی ہے اور نہ دین۔ حقیقت میں ان سب عوارضات کا سبب صرف دین ہی ہے جب تم نے دین سے روگردانی کی تو ذلیل و خوار ہونے لگے جب تم کو کسی نے اچھی بات بتائی اس کو نہ مانا بلکہ ناصح کو کوئی القاب دیکر ٹال دیا تو آخر رسوا ہوئے آج ہم اسلام کے اور مختلف فرقوں کو درگذر کرتے ہوئے صرف اپنے افراد اہلحدیثوں کو ہی دیکھیں کہ کیا کچھ کر رہے ہیں۔ آپ دین کے جس رکن کی جانب نظر ڈالیں تو آپ کو معلوم ہو جاویگا۔ ایک صرف نماز ہی کی طرف خیال کیجئے کہ اہل حدیث نام پر فخر کرنیوالے فی صدی کتنے نماز پنجگانہ وقت پر ادا کرتے ہیں ایک صرف یہی نہیں بلکہ جس کام پر بھی نظر ڈالیں تو آپ کو بخوبی واضح ہو جاوے گا کہ کیا کچھ ہو رہا ہے۔ دوسرے فرقے خالی ڈھول لے کر بجاتے پھرتے ہیں اور ان کے مبلغ نہ صرف ہندوستان بلکہ بیرون از ہندوستان مثل جاپان، انگلینڈ وغیرہ میں خالی ڈھول پیٹ ہو رہے ہیں۔ جس کے آج اخبارات شاہد ہیں۔ کیا اہل حدیثوں میں کوئی ایسا مبلغ نہیں کہ جو دین کی خدمت میں کمربستہ ہو کر خالصاً لوجہ اللہ تبلیغ کرے افسوس تو یہ ہے کہ اگر کوئی خدا کا بندہ کھڑا بھی ہو تو دوسرے اس کی مخالفت میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ آجکل اہلحدیثوں کو آپس کی مخالفت نے تباہ کر دیا ہے جو کہ دہلی کی آپس کی اشتہار بازی اور جماعت اہل حدیث مراد آباد کی آپس کی نااتفاقی وغیرہ شاہد ہیں۔ پس اہل حدیث گروہ کو ہمہ تن توحید و سنت کی تبلیغ پر متوجہ ہو جانا چاہئے اللہ الموفق۔

نظم دربارہ تردید عرس

مع انتخاب از کسوٹی

اولیں حمد خدائے کردگار　　　　بعدہٗ نعت رسولِ کامگار
کچھ بیانِ عرس ہے زیب رقم　　　　شرک و بدعت کا جو ہے پہلا قدم
ہوتا ہے قبروں پہ میلا دھوم سے　　　　مرد و عورت کا جھمیلا دھوم سے
کوئی کہتا ہے کہیں کنت شریف　　　　کوئی بیٹھا تا ہے پھلواری ردیف
کوئی مخدوم جہانِ جان گشت　　　　کوئی بہرائچ کو کہتا پایہ تخت
کوئی خواجہ پیر کا ہے جاں نثار　　　　سال بھر سے عرس کا ہے انتظار
اہل حق جو ہو چکے ہیں اولیاء　　　　مان بیٹھے بدعتی ان کو خدا
مقبروں پر ان کے ہر ہر سال آ　　　　عرس کرتے ہیں بہت ہی دھوم کا
منزلوں سے بوڑھے بچے مرد و زن　　　　آتے ہیں سب چھوڑ کر اپنا وطن
عرس میں ہوتا ہے اتنا دھوم دھام　　　　حج اکبر ہے گویا بالاختتام
چادر و گاگر لئے مہندی چھڑی　　　　گشت کرتے دھوم سے ہیں بدعتی
ساتھ میں باجے بھی ہیں قوال بھی　　　　مُلا جی، صوفی بھی اہل حال بھی
عورتوں مردوں کا اک جھرمٹ بھی ہے　　　　ناچ بھی گانا بھی اور کھٹ کھٹ بھی ہے
عورتیں پردہ نشیں بھی قوم کی　　　　بے محابا عرس میں ہیں گھومتی
مدعا لکھ لکھ کے اپنی چٹھیاں　　　　اہل حاجت ڈالتے ہیں عرضیاں
حال ہے چاروں طرف یہ قبر کے　　　　دست بستہ ہیں ادب سے کچھ کھڑے
کچھ ہیں دو زانو تو کچھ سجدے میں ہیں　　　　کچھ تصور کے لگے جھگڑے میں ہیں
آہ! ہے اسلام کی صورت یہی؟　　　　عرس والے سوچ کر بتلا تو ہی
لا الٰہ کی توڑ کر سیدھی سڑک　　　　قبر پر کرتا ہے سجدہ بے دھڑک
دھجیاں توحید کی اڑنے لگیں　　　　عرس میں اللہ میاں ملتے نہیں
جتنی باتیں ہیں شریعت کے خلاف　　　　عرس والو کب ہوئیں تم کو معاف

ہے حسنؔ نے یہ کسوٹی پر کسا
عرس کے بارہ میں کیا اچھا لکھا

حیات طیبہ۔ سوانحعمری حضرت مولانا اسمٰعیل شہید دہلویؒ۔ اس میں آپ کے زندگی بھر کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ اور سکھوں کے ساتھ مذہبی لڑائیوں کی کیفیت بھی درج ہے۔ قیمت ۱۲؍ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب مصنفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ (۵۴۹) قیمت ۱۲؍ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

پردہ

(راقمہ شریمتی لیلاوتی جی اہلیہ آتما نند ست دھرمی از بٹالہ)

۱۱-۱۰ اپریل کے اخبار "ملاپ" میں "نئی بدعت" کے عنوان سے مہاشہ خوشحال چند جی خورسند کا ایک بصیرت افروز مضمون شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ مغربی تہذیب کی کورانہ اور مادر پدر آزادانہ تقلید نے نوجوان ہندوستانی لڑکیوں کو بلا شادی زندگی بسر کرنے پر آمادہ کر دیا ہے۔ مہاشہ جی اس بدعت کا باعث اعلیٰ تعلیم سمجھتے ہیں لیکن میرا دعویٰ ہے کہ اس بدعت واغوا اور دیگر بیشمار خرابیوں کی واحد ذمہ دار بے پردگی ہے۔ اور یہ وہ سچائی ہے کہ جسے آج نہیں تو کل بے جا آزادی کی لہر میں بہنے والے ہندوستانیوں خصوصاً ہندوؤں کو تسلیم کرنی ہی پڑے گی۔ میں نے اسہاڑھ ۱۹۹۳ کے "اہلحدیث" میں پردہ کی ضرورت و اہمیت کو واضح کر کے دکھلا دیا تھا کہ مستورات کی عفت و عصمت کا سب سے بڑا محافظ ستر یعنی پردہ ہی ہے۔ خود الفاظ استری اور مستورات کا مخزن بھی ستر یعنی پردہ ہے کیونکہ جب تک جوان مرد و عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھیں تب تک جذبات کو جنبش نہیں ہوتی۔ اور پردہ ایک دوسرے کو دیکھنے اور ملنے میں سخت رکاوٹ ہونے سے عصمت و عفت کا زبردست معاون ہے نتیجہ صاف ہے کہ جس ملک و قوم کی عورتوں میں پردہ ہوگا وہاں کی عورتیں بے پردہ عورتوں کی نسبت زیادہ تر پاک و صاف ہونگی۔ باوجود اعلیٰ تعلیم کے یورپ و امریکہ میں باکرہ بیویوں کا نہ صرف قحط ہی ہے بلکہ مجھے اپنی بعض معزز یورپین سہیلیوں سے معلوم ہوا ہے کہ بے پردگی کی لعنت کی واحد وجہ سے یورپ میں بڑے سے بڑے آدمیوں کو بھی باکرہ بیوی ملنا ناممکنات سے ہے۔ یہ سب بے پردگی کا ہی کڑوا پھل ہے۔ اگر اب بھی پردہ کا مناسب انتظام نہ کیا گیا تو وہ روز بد دیکھنا دور نہیں جبکہ ہندوستان میں بھی بکارت کا دیوالہ نکل جائے گا۔[1] اور جو آریہ سماجی اخبارات جو نادان دوست کی مثل پردہ کی مخالفت پر کمربستہ ہیں ہندوستان کی نسوانی تباہی کا موجب گردانے جائیں گے۔ آریہ سماج پردہ کی مخالفت اس لئے نہیں کرتی کہ پردہ میں کوئی برائی برائی انہیں دکھلائی پڑتی ہے ورنہ وہ پردہ کی خرابیوں اور خوبیوں کا مقابلہ کرتی۔ بلکہ اس لئے کرتی ہے کہ پردہ جیسی مفید رسم اسلامی ہے۔

سب سے زبردست اعتراض پردہ کے خلاف یہ کیا جاتا ہے کہ برقعہ یا چادر اوڑھنے سے صحت خراب ہو جاتی ہے: میں نہیں سمجھتی کہ جب تمام جسم کپڑوں سے ڈھکے رہنے پر صحت خراب نہیں ہوتی تو برقعہ سے چہرہ اور سر چھپانے سے صحت کیونکر خراب ہو سکتی ہے خصوصاً جبکہ برقعہ میں آنکھوں اور منہ کے سامنے روشنی اور ہوا کے لئے جالی کا خاطر خواہ انتظام رکھا جاتا ہے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ آج کل مغربی آزادی نسواں سے بیہودگی کا درجہ حاصل کر لیا ہے۔ اور عشرت پسند نوجوان مرد و زن آپس میں آزادی کے ساتھ ملنے جلنے کی خواہش سے پردہ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اور آریہ سماجی اخبار نادان دوست اُن کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں۔ محض اس حسد اور ضد سے کہ خواہ مخواہ اسلامی خوبیوں کو بھی خرابیاں ظاہر کیا جاوے۔ میرا دعویٰ ہے کہ سوائے عیاش طبع نوجوان عورتوں اور مردوں کے کوئی غیرت مند شریف ہندو بھی بے پردگی کو پسند نہیں کرے گا۔ پردہ کی مخالفت محض اس لئے کی جاتی ہے کہ نوجوان مرد ناپاک جذبات کے ماتحت تمام عورتوں کو آزاد دیکھنا چاہتے ہیں۔ مرحوم اکبر الہ آبادی نے کیا خوب کہا ہے ؎

بے پردہ دیکھیں میں نے جو کل چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو میں نے بیبیو! پردہ گیا کہاں؟
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

بقول مرحوم اکبر ٹھیک آریہ سماجیوں کی عقل پر پردہ پڑ گیا ہے۔ جو محض عداوت اسلامی کی بنا پر پردہ جیسی مفید رسم کی مخالفت کر رہے ہیں۔ بڑے دکھ سے کہنا پڑتا ہے کہ میری تمام عیسائی بہنیں تو سر پر کپڑا رکھنا بھی گوارا نہیں کرتیں بلکہ نصف بازو، نصف ٹانگیں، اور نصف جسم (چھاتی) کو برہنہ رکھنے میں تہذیب جانتی ہیں۔ اور پردہ دار ہندو مسلمان لیڈیوں کو نیم وحشی اور غیر مہذب سمجھتی ہیں۔ بلکہ پردہ دار شریف ہندوستانی عورتوں کو "لیڈی" کہنے میں بھی عار محسوس کرتی ہیں۔ اور "لیڈی" کا مصداق صرف اُن نوجوان عورتوں کو سمجھا جاتا ہے جو مادر پدر آزاد ہیں۔ عیسائی بہنیں عموماً بناؤ سنگار کر کے بالوں میں کلپ۔ کانٹے، ہیئر پن۔ پھول اور ریشمی فیتے اور ٹائیاں باندھ کر برہنہ چھاتی پھرنا ہی عیسائیت کا امتیاز سمجھتی ہیں۔

میری ہندوستانی و عیسائی ماتاؤ و بہنو! ہوش میں آؤ۔ اور آپ خود پردہ کرو اور اپنی بہو بیٹیوں کو پردہ میں رہنا سکھلاؤ۔ ورنہ یورپ اور امریکہ کی مثل ہندوستان میں بھی باکرہ بیویوں کا قحط پڑ جانے کا اندیشہ ہے۔ اور اے منچلے نوجوانو! اپنی بہنوں اور بیویوں اور بیٹیوں کو نامحرموں کی ناپاک نظروں سے دیکھنے سے شرماؤ۔ اور اے آریہ سماجی نادانو! اس نادان دوستی سے باز آؤ اور ضرب المثل ہندوستانی غیرت کو تباہ مت کرو۔ ہندو بیوی کی ضرب المثل پتی بھگتی اور ستو (ستی پن) بھی پردہ کے ساتھ ساتھ لازم و ملزوم ہے اگر میری کوئی بہن پردہ کے حسن و قبح پر تحریری بات چیت کرنی چاہے تو میں ہر وقت تیار ہوں۔

لیلاوتی اہلیہ آتما نند بانئے ست دھرم بٹالہ
ضلع گورداسپور

[1] ہمارا اپنا خیال ہے کہ مخالفین پردہ کو مرض چشم ہے اسی لئے مکشوفات کی طرف دیکھنے سے منع کرنے پر یہ شعر پڑھا کرتے ہیں ؎

بل بے خودی پئی زاہد کہ تیرے دیکھنے کو
منع کرتا ہے لو اور تماشہ دیکھو

(اہلحدیث)

اسلامی پردہ شرعی پردہ کی اہمیت و ضرورت پر بحث۔ اور مخالفین پردہ کے جملہ اعتراضات کا دندان شکن جواب۔ قیمت صرف ۲ر۔ مع محصول ۵ر۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

(٤٥٧)

الزاق الکعبین

(۴)

گذشتہ نمبروں میں صفوں کو سیدھا کرنے اور پاؤں ملانے کی بحث ہوئی ہے۔ آج کی قسط میں مجیب "احدنا" کی تحقیق کر کے معترض کو جواب دیتے ہیں کہ اس سے صرف ایک شخص مراد نہیں ہوتا بلکہ کثرت کے لئے بھی یہ محاورہ عربی زبان میں مستعمل ہے (مدیر)

فی البخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا احسن احدکم اسلامہ فکل حسنۃ یعملھا یکتب لہ بعشر امثالھا الی سبع مائۃ ضعف وکل سیئۃ یعملھا یکتب لہ بمثلھا۔ فی فتح الباری کذا لمسلم وغیرھما ولاسحاق راھو یہ فی مسندہ من عبد الرزاق اذا احسن اسلام احدکم کان رواہ بالمعنی لانہ من لازمہ ورواہ الاسمٰعیلی من طریق ابن المبارک عن معمر کالاول والخطاب باحدکم بحسب اللفظ للحاضرین لکن الحکم عام لھم ولغیرھم باتفاق۔ ترجمہ۔ اور خطاب لفظ احدکم سے باعتبار لفظ کے حاضرین کے لئے ہے لیکن حکم عام ہے ان کے واسطے اور ان کے غیر کے لئے بالاتفاق۔

(۳) عن طلحۃ بن عبید اللہ قال کنا نصلی والدواب تمر بین ایدینا فذکرنا ذلک لرسول اللہ صلعم فقال موخرۃ الرحل تکون بین بعد ایدیکم ثم لا یضرہ ما مر بین یدیہ۔ ترجمہ۔ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ نماز اور ہم لوگوں کے سامنے جانور آتے جاتے تھے تو اسکو رسول اللہ صلعم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ کجاوہ کی موخر لکڑی تم لوگوں کے سامنے رہے تو جو اس کے سامنے سے گزرے پھر اس کو کوئی نقصان نہیں۔ یہاں یہ معنے مراد نہیں ہے کہ صرف ایک کے سامنے ہو بلکہ جو کوئی مصلی ہو۔

(۵) عن ابی برزۃ کان النبی صلعم یصلی الصبح و احدنا یعرف جلیسہ ویقرء فیھا ما بین الستین والی المائۃ۔ ترجمہ۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم صبح کی نماز پڑھتے تھے اور ہر ایک ہم میں سے اپنے ہم نشین کو پہچان لیتا تھا اور ساٹھ اور سو کے درمیان آیتیں ہوتی تھیں۔ کیا اس کے یہ معنے ہیں کہ ایک ہی آدمی اپنے ساتھی کو پہچانتا تھا اور دوسرا نہیں نہیں بلکہ عام نمازی کا حال تھا۔

(۶) قال سمعت رافع بن خدیج یقول کنا نصلی المغرب مع النبی صلعم فینصرف احدنا وانہ لیبصر مواقع النبل۔ ترجمہ۔ کہا میں نے رافع بن خدیج سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ مغرب کی نماز نبی صلعم کے ہمراہ پڑھتے تھے تو بعد فراغت کے تیر گرنے کی جگہ کو دیکھ لیتے تھے۔ بخاری میں ہے۔ کیا ایک ہی شخص تیر گرنے کی جگہ دیکھتا دوسرا نہیں۔ نہیں بلکہ جو چاہتا دیکھ لیتا۔ بلکہ عموم معنے مفہوم ہے۔ چنانچہ دوسری حدیث میں اس کی تفسیر واقع ہے۔ وعن ناس من الانصار قالوا کنا نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المغرب ثم نرجع نترامی حتی ناتی دیارنا فما یخفی علینا مواقع سھامنا۔ رواہ احمد۔ ترجمہ۔ چند انصاری لوگوں سے روایت ہے کہ ہم لوگ مغرب کی نماز رسول اللہ صلعم کے ساتھ پڑھتے تھے۔ پھر اپنے گھروں کو تیر کی مشاقی کرتے ہوئے واپس ہوتے اور ہم لوگوں پر تیر کے مواقع پوشیدہ نہیں رہتے یعنی تیروں کے گرنے کی جگہ دیکھ لیتے۔ یہی عموم حدیث مذکور میں بھی مراد ہے۔

(۷) فی حدیث جبرئیل حتی برک بین یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما یجلس احدنا فی الصلوۃ الحدیث۔ ترجمہ حدیث جبرئیل میں ہے کہ یہاں تک کہ نبی صلعم کے سامنے بیٹھ گئے جیسا کہ ایک ہم میں کا نماز میں بیٹھتا ہے۔* نہیں بلکہ معنی عام ہے کہ جتنے مصلی نماز میں بیٹھتے ہیں۔ یہ حدیث بخاری میں ہے۔

(۸) فی الترمذی اذا تثاءب احدکم فلیضع یدہ علی فیہ۔ ترجمہ۔ جب تم لوگوں کو جمائی آئے تم اپنے ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لیا کرو۔ یہ ترمذی میں ہے۔ کیا یہ معنی صحیح ہونگے کہ صرف ایک آدمی اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے اور دوسرا ایسا نہ کرے۔ نہیں بلکہ تمام مسلمان ایسا کریں۔ اس قسم کی بہت سی حدیثیں ہیں۔ کہاں تک شمار کیا جائے۔

اب ایک دو مثالیں قرآن پاک سے بھی دیتا ہوں سورہ احزاب یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ۔ ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب۔ اے نبی کی عورتو تم نہیں ہو جیسی اور عورتیں ہیں۔ دیکھو لفظ اَحَد موجود ہے۔ اس کے معنی ایک کے نہیں ہیں۔ بلکہ معنی عموم کے ہیں۔

۵ پارہ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا۔ ترجمہ۔ یا کوئی تم میں سے پڑے استنجا سے آئے یا عورتوں سے مصاحبت کرے تو پانی نہ آئے تو پاک مٹی سے تیمم کرلے آہ کیا اس کے یہ معنی صحیح ہونگے کہ صرف ایک آدمی پاخانہ سے آئے اور صرف ایک آدمی جنبی ہو۔ اور پانی نہ پائے تو تیمم کرے اور ایک سے زائد ہوں تو ان کے لئے یہ حکم نہیں ہے۔ نہیں بلکہ جتنے آدمی اس صفت کے ساتھ موصوف ہوں وہ کر سکتے ہیں حکم عام ہے خاص نہیں۔

فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ۔ ترجمہ۔ اب کونسی حدیث ہوگی جس کے بعد ایمان لائیں گے۔

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے حجۃ اللہ البالغہ تسویۃ صفوف کے بارہ میں حدیث اَرَی الشَّیْطَانَ فِیْ خَلَلِ الصَّفِّ کو نقل فرمایا ہے اور اس کا سرّ بھی بتایا ہے۔ اس مسئلہ میں اہل حدیث سے اتفاق ہے اور بقول نقل آپ نے انصاف یہ فرمایا ہے کہ اکثر اہل حدیث جاہل ہوتے ہیں تو شاہ صاحب کے وقت میں ہندوستان میں اہل حدیث عملی کا وجود بھی نہ تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ عرب حجاز وغیرہ کے لوگوں کی نسبت فرمایا

* پوری حدیث اور ہے یہ بخاری میں ہے۔ کیا اس سے یہ مراد ہے کہ ایک ہی آدمی جیسا کہ نماز میں بیٹھتا ہے۔

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۱۳)

(سلسلہ اشاعت گذشتہ)

چنانچہ مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی حیات الموات صفحہ ۱۵۱ میں لکھتے ہیں :-

صحاح جلیلہ مشہورہ بخاری و مسلم کے مقابل ایسی شواذ غریبہ و نوادر مجہولہ اجزائے خاملہ ذکر کرتے شرم نہ آئی اور ایک کتاب میں رطب و یابس مقبول و مردود جو ملے محض جمع کر دینا مقصود ہو دوسری جگہ استدلال و تعریج و تحقیق و تنقیح موجود ہو ان میں فرق کی تمیز نہ پائی۔

اور صفحہ ۲ میں لکھتے ہیں صحت و ضعف حدیث میں تحقیقات فن حدیث کی طرف طبی مثلہ نحو سے نہ لیں گے نہ نحوی طب سے۔ مگر مولوی نعیم الدین کو اپنے اعلیٰ حضرت

پس سفر بہ نیت مسجد نبوی جس میں عظمت مساجد اللہ کا احترام و نشان ہے اور اسی مقام پر زیارت روضہ مبارکہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی حسب طریقہ سنت صلوٰۃ و سلام کا شرف حاصل ہے یہ تقدم و تاخر مراتب توحید و سنت میں بفرمان حق تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل توحید اور متبعین حدیث و سنت کو ہی امتیاز حاصل ہے نہ بتدعین گور پرستوں بدنصیب بدبختوں کو۔ چنانچہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ مدارج النبوت ج ۱ صفحہ ۳۴۲ میں فرماتے ہیں :-

"و اصحاب علم حدیث را نسبتے خاص و آشنائے مخصوص بآں جناب است کہ دیگراں را نیست کہ ہمیشہ احوال و صفات شریف ذکر زبان و ورد جان ایشان است و معرفت صفات و شناخت احوال تعین و تشخیص مر ذات بابرکات او را نزد ایشان حاصل و ہمیشہ تمثال جمال شریف ملحوظ نظر و نصب العین ایشان باشد و پیوند باطن بصورت خیالیہ وے قوی و متصل شود و چوں نام شریف مذکور گردد لذت آں در دل بیابند و عظمت مسمی در دل مشاہدہ کنند و مستحضر یابند و ہمیشہ حاضر در بارگاہ باشند و ایشاں را دریں باب مشارکت و مشابہت است بحضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کہ مطلع اند بر احوال و افعال و اقوال آنحضرت و مخصوص اند بمصاحبت و مجالست و مکالمت شریف غیر آنکہ ایشاں را صحبت معنوی است و از صحبت صوری مہجور اند۔"

ایضاً صفحہ ۱۷۷ و ابدال اہل علم اند و امام احمد گفتہ ابدال اگر اصحاب حدیث نباشند پس چہ کسان باشند۔"

"یعنی اصحاب علم حدیث کو وہ نسبت خاص اور پہچان مخصوص آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاصل ہے کہ دوسروں کو نہیں ہے کہ ہمیشہ احوال و صفات شریف کا ذکر ان کی زبان اور ورد جان میں ہے اور معرفت صفات و شناخت احوال تعین و تشخیص خاص آپ کی ذات بابرکات کے ساتھ ان کو حاصل ہے اور ہمیشہ شکل جمال شریف کی ان کے ملحوظ نظر اور نصب العین رہتی ہے اور رشتہ باطن ان کی صورت خیالیہ میں قوی اور متصل ہوتا ہے اور جب آپ کے نام شریف کا ذکر آتا ہے لذت اس کی اپنے دل میں پاتے ہیں اور عظمت اس نام کی دل میں مشاہدہ کرتے اور مستحضر پاتے اور ہمیشہ حاضر بارگاہ میں رہتے ہیں اور ان کو اس باب میں مشارکت اور مشابہت حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ حاصل ہے کہ مطلع ہیں احوال و افعال اور اقوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر اور مخصوص ہیں آپکی مصاحبت اور آپ کی مجالست اور آپکے کلام شریف کے ساتھ بجز اس کے کہ ان کو صحبت معنوی حاصل ہے اور صحبت ظاہری سے حجاب میں ہیں۔

"اور ابدال اہل علم ہوتے ہیں اور امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا ابدال اگر اصحاب حدیث نہ ہونگے تو پھر اور کون ہونگے۔"

اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ عجالہ نافعہ میں فرماتے ہیں :-

"و مزاولت ایں علم (حدیث) شخص را معنی صحابیت مے بخشد زیرا کہ در حقیقت معنی صحابیت اطلاع بر جزئیات احوال رسول است و مشاہدہ اوضاع آنجناب در عبادات و در عادات و ایں معنی در صورت بعد زمان در مدرکہ و خیال شخص بنوعی متمکن و راسخ مے شود کہ حکم مشاہدہ دارد و اشارہ بہمیں معنی کردہ است آنکہ گفتہ شعر؎

اهل الحديث هم اهل النبي وان
لم يصحبوا نفسه انفاسه صحبوا

"یعنی اور اس علم حدیث کی مزاولت صحابیت کے معنی بخشتی ہے اس لئے کہ درحقیقت صحابیت کے معنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احوال جزئیات سے اطلاع ہونا اور عبادات و عادات آنجناب کی وضع مشاہدہ کرنا ہے اور یہ بات بعد زمان کی صورت میں انسان کے مدرکہ اور خیال میں ایسی جم جاتی اور راسخ ہوجاتی ہے کہ حکم مشاہدہ کا رکھتی ہے اور اسی معنی کی طرف اشارہ کیا ہے جس نے کہا ہے۔ شعر: اہل حدیث بھی اہل نبی ہیں اگرچہ نہیں آپ کی صحبت نہیں آپ کے انفاس و کلام کی صحبت پائے ہوئے ہیں۔"

برخلاف بتدعین گور پرستوں کے جسطرح مولوی نعیم الدین نے ان کی حمایت میں معاذ اللہ آستانہ کے سامنے کھڑے ہو کر دعا مانگنے اور التجا کرنے کو عبادات میں شمار کیا۔ حالانکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول قبروں پر سلام کے بعد قبلہ رو ہو کر ان کے لئے حق تعالیٰ سے دعا مانگنا تھا اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا بھی معمول آپ کی زیارت مزار مبارک پر بعد عرض و صلوٰۃ سلام کے قبلہ رو ہو کر دعا مانگنا حق تعالیٰ ہی سے رہا۔ اور کتب فقہ ائمہ دین سے بھی یہی عملدرآمد مرقوم ہے۔ کسی صحابی سے اس کے خلاف روایت نہیں۔ چنانچہ مولوی نعیم الدین کے صفحہ ۳۵ کے جواب میں مفصل کتب احادیث و فقہ سے گذر چکا ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ مدارج النبوت ج ۲ صفحہ ۵۰ میں فرماتے ہیں :-

"مراد از اتخاذ قبور مساجد سجدہ کردن بجانب قبور

تقویۃ الایمان ۔ جوہر اوقین ۔ مرزا حیرت کے اعتراضات (۳) کا جواب ۔ (بقیہ)

است و ایں ہر دو طریق متصور است یکے آنکہ سجدہ بر قبور برند و مقصود عبادت آں دارند چنانکہ بت پرستاں مے پرستند دوم آنکہ مقصود و منظور عبادت مولیٰ تعالیٰ دارند ولیکن اعتقاد کنند کہ توجہ قبور ایشاں در نماز و عبادت حق موجب قرب و رضائے وے تعالیٰ است و موقع عظیم است نزد حق تعالیٰ از جہت اشتمال وے عبادت و مبالغہ در تعظیم انبیاء وے و ایں ہر دو طریق نامرضی و نامشروع است اول خود شرک جلی و کفر صریح ست و ثانی نیز حرام و ممنوع از جہت اشتمال بر شرک خفی و بر ہر تقدیر لعن متوجہ است و نماز کردن بجانب قبر نبی یا مردے صالح بقصد تبرک و تعظیم حرام است و ہیچ کس را از علماء دراں اختلاف نیست۔"

یعنی مراد قبروں کو مساجد ٹھہرانے سے قبروں کی طرف سجدہ کرنا ہے اور یہ دو طریق پر ہوتا ہے ایک یہ کہ سجدہ قبروں کو کریں اور مقصود ان کی عبادت رکھیں جس طرح بت پرست بتوں کو پوجتے ہیں دوسرے یہ کہ مقصود اور منظور عبادت مولیٰ تعالیٰ شانہ کی رکھیں لیکن اعتقاد کریں کہ توجہ ان کی قبروں کی طرف نماز اور عبادت حق میں موجب قرب اور رضائے حق تعالیٰ کا باعث ہے اور بڑا موقع ہے نزدیک حق تعالیٰ کے شامل کرنے میں ان کو عبادت میں اور مبالغہ کرنا اس کے انبیاء کی تعظیم میں اور یہ دونوں طریق نامرضی اور نامشروع ہیں اول خود شرک جلی کھلا ہوا اور کفر صریح ہے اور دوسرا بھی حرام اور ممنوع بوجہ شمول شرک خفی کے اور دونوں طور پر لعنت متوجہ ہے اور نماز پڑھنا نبی یا کسی صالح شخص کی قبر کی طرف بقصد تبرک اور تعظیم کے حرام ہے اور کسی شخص کو علماء دین میں سے اس میں اختلاف نہیں ہے۔

اور مفصل و مدلل جواب مولوی نعیم الدین کے خرافات بیہودہ ص۳۰ سے ص۱۲۷ کا دندان شکن گذر چکا ہے۔

اس کے بعد مولوی نعیم الدین کا یہ کہنا کہ "مدینہ طیبہ کے گرد و پیش کے جنگل کو محترم کس نے فرمایا یہ جاہل بدلگام فاحش بدہن مشرک کس کو کہہ رہا ہے۔ اسی کو تقویۃ الایمان میں شرک لکھا ہے الخ معاذ اللہ"۔

پس سنو کہ مدینہ طیبہ کے گرد کا حرام ہونا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا احادیث صحیحہ میں وارد ہوا چنانچہ امام نووی رحمہ اللہ شرح صحیح مسلم ج ۱ ص۴۴۰ میں فرماتے ہیں:۔

"و ھذہ الاحادیث حجۃ ظاہرۃ للشافعی و مالک وموافقیھما فی تحریم صید المدینۃ وشجرھا و اباح ابو حنیفۃ ذلک۔ صریح فی الدلالۃ لمذھب الجمہور فی تحریم صید المدینۃ وشجرھا وسبق خلاف ابی حنیفۃ۔

ایضاً ص۴۴۲ ھذا الحدیث صریح فی الدلالۃ لمذھب مالک والشافعی و احمد والجماھیر فی تحریم صید المدینۃ وشجرھا کما سبق وخالف فیہ ابو حنیفۃ کما قدمناہ عنہ فلا یلتفت الی من خالف ھذہ الاحادیث الصحیحۃ المستفیضۃ:

"یعنی اور یہ احادیث حجت ظاہرہ ہیں امام شافعی رح اور امام مالک رح اور ان کے موافقین کی حرام ہونے میں شکار مدینہ طیبہ اور اس کے درختوں کے اور جائز رکھا ہے اسکو امام ابوحنیفہ رحمہ نے:

"صریح دلالت ہے مذہب جمہور ائمہ پر حرام ہونا شکار مدینہ طیبہ اور اس کے درختوں کا اور خلاف رکھنا امام ابوحنیفہ رح کا اوپر بیان ہو چکا:

"یہ احادیث صریح دلالت کرتی ہیں مذہب امام مالک رح اور امام شافعی رح اور امام احمد رح اور جمہور ائمہ کے لئے حرام ہونے شکار مدینہ طیبہ اور اس کے درختوں کے حرام ہونے پر جس طرح اوپر بیان ہوا اور خلاف کیا ہے اس میں امام ابوحنیفہ رح نے جیطرح مذکور ہوا ان سے پس التفات نہ کیا جاویگا اس پر جس نے ان احادیث صحیحہ مستفیضہ کے خلاف کیا ہے"

علیٰ ہذا حامی سنت و المحدیث خود جناب شہید فی سبیل اللہ مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ صاحب تقویۃ الایمان ایضاح الحق ص۳۳ میں منجملہ معمول دین بطریق لزوم و مشروع کے فرماتے ہیں:۔

"ومواضع مخصوصہ از حرمین برائے دعا۔ ومساجد ثلثہ برائے سفر بسوئے آں بجہت تحصیل منفعت اخرویہ:

اور ص۲۵ میں فرماتے ہیں:۔

"و زیارت مسجد نبوی و مسجد قبا در باب حج:

یعنی اور مقامات مخصوصہ حرمین شریفین مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ کو دعا کے لئے۔ اور تینوں مساجد خانہ کعبہ۔ مسجد نبوی۔ بیت المقدس کا سفر بوجہ حاصل کرنے نفع آخرت کے لئے۔ اور زیارت مسجد نبوی اور مسجد قبا حج کے باب میں ہیں:

نیز مولانا شہید مرحوم صاحب تقویۃ الایمان منصب امامت ص۱۰۴ میں فرماتے ہیں:۔

"در کتب سابقہ الہیہ در نعت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نازل شدہ مہاجرہ طیبۃ وملکہ بالشام پس آنچہ از انقیاد کامل و اطاعت بالغ بہ نسبت نبی باید کرد۔ (کذا فی فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۲۰ ص۳۳۶ فی روایۃ کعب)

یعنی کتب سابقہ الہیہ میں جناب سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت میں نازل ہوا ہے کہ قیام ہجرت ان کا طیبہ ہے اور ملک ان کا شام ہے پس جو کچھ کہ اتباع کامل اور اطاعت بالغ نبی علیہ السلام کی نسبت کرنی چاہئے:

اور دوسرے باب تقویۃ الایمان فصل اول ص۲۷ میں حدیث صحیح بخاری نقل فرماتے ہیں:۔

ابغض الناس الی اللہ ثلثۃ ملحد فی الحرم یعنی زیادہ غضب اللہ تعالیٰ کا سب آدمیوں سے تین پر ہے پہلا جو حرم میں گناہ کرے۔

الغرض کہ خود مولانا شہید مرحوم نے فضل و روشنی ماہتاب کے کس درجہ بوضاحت تمام مدینہ طیبہ کے حرم محترم ہونے کی تشریح فرما دی۔ اور یہی مذہب حسب احادیث صراحتاً محدثین حاملان سنت اور ائمہ ثلثہ رحمہم اللہ کا ہے۔ مگر مذہب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس کے مخالف ہے۔ (باقی)

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س ۱۶۲ } حالت طہر میں بعد جماع خون کی سرخی معلوم ہو یا حیض معتادہ گزرنے پر بعد غسل بوقت جماع خون آجاوے تو کفارہ ہے یا نہیں؟

(دیکھے از خریدار اہلحدیث)

ج ۱۶۲ } بعد غسل معمولی خون کا نشان نظر آتا ہو تو موجب کفارہ نہیں۔ اللہ اعلم۔

(ار داخل غریب فنڈ)

س ۱۶۳ } کسی مجلس نکاح میں قاضی صاحب فاتحہ مروجہ پڑھتے ہیں یعنی ایک بار الفاتحہ کہتے ہیں تو حاضرین مسجد کل ایک دفعہ سورہ الفاتحہ اور ایک دفعہ اذا جاء یا سورہ اخلاص پھر درود پڑھ چکنے کے بعد قاضی صاحب ایک طول دعا پڑھتے ہیں۔ اور اہل مجلس آمین آمین کہتے ہیں۔ کیا ایسی مجلس نکاح اور مجلس ولیمہ میں جماعت اہل حدیث کے لوگ ہردو مجلسوں میں شریک ہوسکتے ہیں یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

(عبد اللطیف از جماعت اہل حدیث یسور)

ج ۱۶۳ } نکاح میں اصل غرض ایجاب و قبول ہے۔ اس لئے ایجاب و قبول کے وقت شریک رہنا جائز ہے باقی رسوم کے متعلق نرم الفاظ میں اتنا کافی ہے کہ یہ بے ثبوت کام ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ مَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ناجائز کام کرنے والوں کا حصہ نہ کرنے والوں پر نہیں ہاں ان پر یہ ضروری ہے کہ نصیحت کریں اس طریق سے کہ ان کے قبول کرنے کی امید ہو۔

س ۱۶۴ } جس مدرسہ میں علم صرف، نحو، کلام اللہ، فقہ محمدیہ، علم عقائد، بلوغ المرام، دینیات کی پہلی دوسری تیسری چوتھی پانچویں (جسے انجمن حمایت اسلام لاہور نے مشکوۃ المصابیح سے احادیث نبوی کو انتخاب کرکے تالیف کیا ہے) اور علم انگریزی بنگلہ، سنسکرت ان سب علموں کا درس جاری ہے۔ بیت المال سے اس مدرسہ کی تائید و مدد کرنی جائز ہے یا ناجائز؟ (احقر محمد جمال الدین خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۸۰۷ ضلع بگڑا)

ج ۱۶۴ } بیت المال میں مال دینے والوں کی نیت معلوم ہونی چاہئے۔ ان کی نیت پر جواب موقوف ہے۔ کوئی معطی اس نیت سے دیتا ہے کہ میرا پیسہ صرف دینی تعلیم پر لگے تو وہ پیسہ صرف اسی جگہ خرچ کرنا چاہئے۔ اگر بیت المال والوں کی طرف سے عام اعلان ہے کہ ہمارے ہاں انگریزی بنگلہ وغیرہ تعلیم ہوتی ہے۔ اس اعلان پر کوئی معطی بلا شرط دے تو اس کا مال سب کاموں میں خرچ ہوسکتا ہے۔

س ۱۶۵ } اگر کوئی اہل حدیث حنفی المذہب بن کر جماعت اہل حدیث کو بنظر کراہت دیکھے۔ آمین بالجہر، رفع الیدین جیسے سنت نبی سے متنفر ہو اور کذب افترا میں مشغول ہو۔ انتظام دین کے لئے اس شخص سے ترک موالات واجب ہے یا نہیں؟

(سائل مذکور)

ج ۱۶۵ } ایسے شخص کو بڑی توجہ سے سمجھانا چاہئے۔ بحکم فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ تاکہ وہ اپنی غلطی سے رجوع کرلے۔

(۲ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۶۶ } زانی اور زانیہ کی زناکاری جب ظاہر ہو زانیہ کو چار پانچ ماہ کا حمل بھی ہے کیا ایسی صورت میں از روئے شرع شریف حالت حمل میں زانی کے ساتھ نکاح پڑھا دینا جائز ہے یا نہیں؟

(خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۰۶۵ علاقہ بمبئی)

ج ۱۶۶ } نکاح بعد وضع حمل جائز ہوگا۔ حنفیہ کے نزدیک حمل کی حالت میں بھی جائز ہے۔

س ۱۶۷ } مفصلہ ذیل باتوں کا بھی حساب خدا قیامت میں لیگا۔ یعنی پڑھے لکھے آدمی جس قدر کتابیں مثلہ مسائل تبلیغ اور قصہ کہانی و ناول وغیرہا وغیرہ پڑھتے ہیں اور دینی و دنیوی مناظرہ وغیرہ کرتے ہیں وعظ وغیرہ کہتے ہیں ان کا حساب خدا لیگا یا چھوڑ دیگا۔ اور کراماً کاتبین یہ سب باتیں لکھتے ہیں یا چھوڑ چھاڑ دیتے ہیں۔ قرآن و حدیث سے اس کا جواب عنایت ہو۔ (علی حسن خاں ضلع مظفر پور)

ج ۱۶۷ } قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ جو بھی لفظ منہ سے نکلتا ہے وہ لکھا جاتا ہے۔ اس کے بعد جو قابل معافی ہوتے ہیں وہ خدا معاف کردیتا ہے اور جو قابل گرفت ہیں ان پر گرفت کرتا ہے۔

س ۱۶۸ } بعد حساب کتاب کے دوزخ بہشت اسی زمین کے اوپر رہے گا یا آسمان کے اوپر رہے گا اور انسانی اعمال کا جزا و سزا کہاں پائیگا۔ پل صراط اسی زمین پر ہوگا یا آسمان پر ہوگا اور حساب ان کا اسی زمین پر ہوگا یا آسمان پر۔ (سائل مذکور)

ج ۱۶۸ } حساب کتاب اور قیام قیامت زمین پر ہی ہوگا۔

س ۱۶۹ } بعد مرنے کے روح کہاں رہیگا کسی نے کہا ہے کہ علیین و سجین میں روح رہتا ہے۔ کسی نے کہا ہے کہ اسرافیل کے صور میں سوراخ ہے۔ کسی نے کہا ہے کہ قبر میں مردوں کے جسم کے ساتھ جزا و سزا پاتا ہے۔ اس بارہ میں میری عقل حیران ہے۔ قرآن و حدیث سے جواب دیں۔ (سائل مذکور)

ج ۱۶۹ } روح کے لئے عالم ارواح الگ ہے

س ۱۷۰ } ساتوں آسمان کے اوپر اور ساتوں زمین کے نیچے کون عالم ہے اور ہر طبقہ پر پیغمبر و ہادی بھیجے گئے ہیں یا اسی زمین پر؟ (سائل مذکور)

ج ۱۷۰ } ہر زمین میں خدا نے نبی بھیجے ہیں۔ موسیٰ کموسا کم اللہ اعلم۔ (ار داخل غریب فنڈ)

فتاویٰ نذیریہ

مصنفہ حضرت مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی

اس میں ہر سوال کا جواب قرآن و حدیث سے درج کیا گیا ہے۔ تاکہ ناظرین کو دقت نہ اٹھانی پڑے پہلے اس کتاب کی قیمت پانچ روپے تھی مگر اب صرف ۔۔ ہے۔ منگانے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی (اردو ترجمہ) مصنفہ حجت الاسلام امام غزالی۔ قیمت ۔۔ (مینجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

متفرقات

حساب دوستاں مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ اگست میں ختم ہے۔ امید ہے کہ وہ ملاحظ فرماتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجکر مشکور فرمائیں گے۔ بصورت مہلت یا انکار بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیج دی جائے ورنہ ۳۰ اگست کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

ضروری اطلاع مہلت یافتگان مکرر مہلت طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔ نیز بیرون ہند والے اصحاب بھی قیمت بھیجکر مشکور فرمائیں۔

۷۱۰ عبد الوہاب
۸۱۳ غلام نبی
۱۳۲۵ محمد اسماعیل
۱۵۱۲ محمد حسین
۲۰۰۳ خانصاحب مولوی فیروز الدین خان صاحب
۲۴۰۹ عبد الغنی
۲۴۱۲ محمد حسن
۲۴۵۴ حاجی محمد وارث
۳۲۹۰ مولوی عبد الحلیم
۳۳۰۴ سید مظہر علی
۳۶۳۷ بابو امیر الدین
۴۶۳۴ فیض محمد
۵۱۱ عبد الحفیظ
۵۵۹۱ محمد حسین صابری
۵۵۹۵ حاجی عثمان غنی
۵۷۱۳ محمد ہاشم
۶۵۵۱ محمد قاسم
۶۹۲۴ شیخ حاجی عبد العزیز
۶۹۴۱ حمید الرحمن غوری
۷۰۷۰ ابو محمد کریم بخش

۸۰۱۹ مولوی عبد الرحمن
۸۰۲۱ بابو شیر احمد خان
۸۰۴۴ سید محمد فرید
۸۰۶۵ سیٹھ حاجی ولی محمد
۸۰۶۷ محمد سلیم
۸۰۷۰ سیٹھ سکندر عبد القادر
۸۱۸۲ حاجی محمد محی الدین
۸۲۵۹ برکات احمد
۸۳۶۳ منشی محمد داؤد خان
۸۵۲۱ محمد یوسف
۸۵۵۴ سید نعمت اللہ
۸۵۶۰ نظام الدین
۸۵۶۲ محمد ابراہیم
۸۵۹۲ جمعیت علی
۸۶۰۸ مولوی محمد اکبر
۸۹۷۰ میاں احمد حسین
۹۰۱۹ محمد عبد اللہ
۹۰۸۷ حفیظ الدین
۹۰۹۱ عبد السلام
۹۱۲۰ غلام حسن دانیس
۹۱۴۵ رحیم بخش

۹۱۵۲ نور محمد خان
۹۲۰۳ ابراہیم
۹۲۴۲ محمد اسماعیل
۹۴۳۹ عبد الحکیم
۹۴۹۴ محمد یعقوب
۹۵۵۷ غلام ہادی
۹۶۱۶ ایس عبد الرحمن اینڈ سنز
۹۶۲۷ محمد ایوب
۹۹۳۰ عبد المنان
۹۹۹۱ حکیم عبد الحمید
۱۰۰۲۷ حاجی محمد علی
۱۰۱۴۴ شرف الدین
۱۰۱۴۸ عبد الغفور
۱۰۳۵۵ حاجی عبد الحی لق
۱۰۴۱۴ مولوی ابو العطا اللہ دتہ
۱۰۵۳۰ مولوی عبد الوہاب
۱۰۶۶۶ قاسم الدین
۱۰۷۰۲ محمد حسین
۱۰۷۱۲ حاجی عبد العزیز
۱۰۷۱۳ سلیمان داؤد بھائی
۱۰۷۳۲ رمضان علی
۱۰۷۴۶ ڈاکٹر عبد الحکیم بسمل
۱۰۷۶۳ عبد الغنی
۱۰۸۸۴ ملک سکندر خان
۱۰۹۸۳ روشن علی
۱۰۹۸۸ حاجی شیخ عبد العزیز بیگ
۱۰۹۹۱ محمد صدیق حسن
۱۰۹۹۲ محمد صادق بٹ
۱۱۱۱۲ عبد الشکور
۱۱۱۲۰ محمد عبد الواحد
۱۱۱۹۲ غلام اللہ
۱۱۲۰۵ ایچ اے رمضانی
۱۱۲۲۹ مولوی فضل الرحمن

۱۱۲۳۳ عبد الغنی
۱۱۲۷۵ ایس ایم ضیاء الرحمن
۱۱۳۱۲ مولوی علی صاحب
۱۱۴۲۰ محمد بشیر
۱۱۴۳۷ مولوی شمس الدین
۱۱۴۴۳ مولوی عبد اللہ
۱۱۴۴۴ خدا بخش
۱۱۴۴۶ عنایت اللہ
۱۱۴۴۷ سکندر خان
۱۱۴۵۲ حکیم محمد احمد
۱۱۴۶۰ مرزا عبد الرؤف
۱۱۴۶۲ مستری محمد رمضان
۱۱۴۶۰ منشی عبد العزیز
۱۱۴۶۶ میر احمد حسین
۱۱۴۶۸ عبد المنان
۱۱۵۳۵ حکیم احمد کریم
۱۱۵۵۱ مولوی عبد الرحمن
۱۱۶۰۲ عبد الغنی
۱۱۶۰۶ ظفر نظام الدین
۱۱۶۱۶ شیخ محمد محسن
۱۱۶۳۳ سعید الرحمن
۱۱۶۴۱ عبد الجلیل
۱۱۶۴۸ مولوی حبیب اللہ
۱۱۶۶۰ صاحبزادہ محمد جعفر علیخاں
۱۱۶۶۳ ماسٹر احمد اللہ
۱۱۶۶۸ سیکرٹری انجمن کاشانہ ادب
۱۱۶۷۰ محمد اشرف
۱۱۶۷۳ محمد سعید
۱۱۶۷۷ حفیظ الدین
۱۱۶۸۶ محمد خان
۱۱۷۰۲ شیخ امام الدین محمود احمد
۱۱۷۰۴ بابو عطاء اللہ

۱۱۷۰۵ ماسٹر محمد اسلم بٹ
۱۱۷۰۸ صوبیدار عبد اللہ خان
۱۱۷۰۹ مولوی ابو النعمان عبد الرحمن
۱۱۷۱۰ حکیم عبد الرحمن
۱۱۷۱۳ حاجی غلام محمد
۱۱۷۱۵ سید عبد الرحیم
۱۱۷۱۶ مولوی عبد الرحمن خان وکیل
۱۱۷۱۸ اشرف النساء بیگم

۱۱۷۲۰ حبیب احمد
۱۱۷۲۱ محمد یوسف
۱۱۷۲۲ عبد الحق
- - - - -
۱۱۷۷۶ ملک دلاور خان
۱۱۷۷۸ مبارک شاہ
۱۱۷۹۵ ایم محمد صاحب
۱۱۸۳۲ پروفیسر محمد عزیز
۱۱۸۸۷ مولوی ثناء اللہ

اخبار "سوراجیہ" دہلی کا ایک نیا بہتان دہلی کے "سوراجیہ" اخبار نے اخبار اہلحدیث پر ایک تازہ افترا کیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"مسلمانوں کے اخبار اہلحدیث امرتسر میں ایک فتویٰ طلب کیا گیا کہ ایک مولوی صاحب اپنی بیوی صاحبہ کی والدہ محترمہ کو اپنے نکاح میں لانا چاہتے ہیں۔ نکاح جائز ہے یا ناجائز۔ اس پر فتویٰ دیا گیا کہ نکاح حلال ہے" (سوراجیہ دہلی ۱۴ جولائی سنہ ۳۵ء)

اہلحدیث اڈیٹر صاحب سوراجیہ اس دعوے کا ثبوت دیں کہ اہلحدیث کے کس پرچہ میں ایسا لکھا ہے۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ یہ سراسر بہتان ہے۔ کیونکہ منکوحہ کی والدہ قرآن مجید میں صریح حرام ہے۔ در صورت ثبوت نہ دینے کے بتا دیں کہ جھوٹ بولنے والا بہتان لگانے والا کس جون میں جائیگا؟

عرس کی پنجابی نظمیں اخبار اہلحدیث کی زبان اردو ہے۔ بہ نسبت پنجاب کے دور دور علاقوں میں زیادہ جاتا ہے جہاں پنجابی زبان کوئی نہیں سمجھ سکتا اسلئے پنجابی نظمیں اخبار میں درج نہ ہونگی البتہ سب محفوظ رہینگی جو انتخاب کرکے بصورت رسالہ شائع کی جائینگی انشاء اللہ۔ پنجابی شاعر خوب طبع آزمائی کریں اردو والوں سے پیچھے نہ رہیں۔

نوید ولادت خدا نے بڑھاپے میں مجھے لڑکا بخشا۔ الحمد للہ! (عبد الرحمن الہ دانیوال)

ایضاً (حکیم چراغ الدین از گورداسپور)

(خدا ہمارے باقی بے اولاد دوستوں کو بھی اولاد بخشے)

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

ہماری مشکلات خدا آسان کرے

لاہور میں مسجد شہید گنج کے متعلق جو کچھ ہو رہا ہے ہمارے ناظرین ان واقعات کے پڑھنے کے مشتاق ہونگے مگر ہم ایسی مشکل میں مبتلا ہیں کہ دنیا میں اس مشکل کی نظیر نہ ہوگی۔

لاہور میں جہاں یہ ہنگامہ محشر بپا ہے وہاں کے ڈپٹی کمشنر صاحب کا حکم ہے کہ جو لکھو وہ سنسر کو دکھا لو۔ وہاں سنسر اردو اخباروں کے لئے اردو ہی ہے۔ مگر امرتسر کے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کا یہ حکم ہے کہ اردو اخبارات بھی جو کچھ لکھیں وہ اصل مسودہ مع انگریزی ترجمہ کے اشاعت سے چار گھنٹے پہلے میرے دفتر میں آکر مجھے دکھایا جائے۔ یہ کتنا بڑا فرق ہے کہ لاہوریوں کو صرف اردو مسودہ پیش کرنا کافی ہے لیکن امرتسریوں کو انگریزی ترجمہ بھی ساتھ ہی پیش کرنے کا حکم دیا گیا۔ اس حکم کی مشکلات پر غور کیجئے کہ اردو اخبارات کے دفتروں کو جن میں انگریزی کی اعلیٰ لیاقت کا کلرک نہ ہو جو انگریزی میں ترجمہ کر سکے (جیسا کہ اہلحدیث میں بھی نہیں) انگریزی ترجمہ کرانا کتنا مشکل ہے۔ مترجم کو تلاش کرنا پھر اس کی اجرت کا برداشت کرنا پھر اس ترجمہ کو لیکر سرکاری دفتر تک جانے کا خرچہ کتنا ہوگا۔ پھر بھی مضمون کی اشاعت کی اجازت مل جانا مشکوک۔ چنانچہ لاہوری اخبارات میں کالم کے کالم بلکہ صفحات تک نذر سنسر کے سلسلے میں سفید طبع ہوتے ہیں۔ اس صورت میں اہلحدیث جیسا غریب اخبار لکھے تو کیا لکھے اور کیونکر لکھے؟ جبکہ حکم ایسا سخت ہو کہ اس پر یہ کہنا بجا ہو کہ سے

گھٹ کے مر جاؤں یہ مرضی مرے صیاد کی ہے

ابی سینیا اور اٹلی میں جنگ

ہونے والی ہے

ابی سینیا خالص حبشیوں کی سلطنت ہے جو ایسے سیاہ فام ہیں کہ شیخ سعدی مرحوم کا یہ شعر ان پر صادق آتا ہے۔ سے

تو گوئی تا قیامت زشت روئی

بر وختم است و بر یوسف نکوئی

مگر مذہب کے لحاظ سے مسیحی ہیں۔ اہل اطالیہ (اٹلی والے) سفید رنگ یورپی قوم، اعلیٰ تعلیم یافتہ، ہر قسم کے سامان جنگ سے مسلح، رومن کیتھولک کے مسیحی ہیں۔ ان دونوں سلطنتوں کی طاقتوں کا اندازہ کرنا (یہ بتانا کہ ان میں کیا نسبت ہے۔ ابی سینیا اٹلی کی نسبت سے نصف ہے یا ربع ؟) یہ کام مشکل ہے۔ بظاہر بلی اور شیر کا مقابلہ ہے۔ آئندہ دیکھا جائیگا کہ کون غالب آتا ہے اور کون مغلوب ہوتا ہے۔ شاہ حبش (ابی سینیا) نے بھی اپنی جنگ اعلان کر دیا ہے کہ جئیں گے تو آزاد مرینگے تو آزاد، کسی قوم کے ماتحت زندہ رہنا موت سے بدتر ہے۔ ادھر اٹلی کے فرعون مزاج ڈکٹیٹر (مسولینی) نے بھی اعلان کر دیا ہے کہ ہم ابی سینیا کو اپنے ماتحت ریاست کی طرح کر کے سانس لیں گے۔

ان دونوں سلطنتوں میں ابی سینیا کے ساتھ ہمارا دیرینہ تعلق ہے۔ پہلے بھی ایک دفعہ یہ سلطنت نرغہ میں آگئی تھی تو ہم نے دعا سے بلکہ جان و مال سے بھی اس کی مدد کی تھی۔ حدیثوں میں جس ہجرت اولیٰ کا ذکر آتا ہے وہ یہی ملک حبشہ ہے جہاں صحابہ کرام نے پہلی دفعہ ہجرت کی تھی جہاں کا نجاشی بادشاہ مسلمان ہو کر مرا تھا۔ جس کا جنازہ غائب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا تھا اور پڑھایا تھا۔ جن دنوں صحابہ کرام اس ملک میں اقامت پذیر تھے اس پر دشمن نے حملہ کیا تھا تو صحابہ کرام نے اس بادشاہ کی فتح کے لئے دعائیں کی تھیں اور جنگ میں مدد دی تھی۔ ہم چونکہ انہی اسلاف کے اخلاف ہیں اس لئے آج ہم بھی اسی سنت صحابہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ابی سینیا کے فتحیاب ہونے کی دعا کرتے ہیں۔ خدا اس کو اٹلی کے مقابلہ میں فتح دے آمین!

اسلام اور سیاست

(رقمہ مولوی ابو مسعود محمد داؤد صاحب از مدرسہ شکراوہ)

(گذشتہ سے پیوستہ)

رکوع و سجدہ و قومہ و جلسہ کی درستگی و صحیح ادائیگی میں یہ حکمت عملی رکھی گئی کہ ان سے ملت اسلامیہ میں روحانیت و جسمانیات کی ترقیاں ہوتی رہیں۔ زبان سے کلمات حمد و تسبیح و دعا و استغفار جاری رہیں اور اعضاء الٰہی حکومت کی حفاظت و بقا کے لئے چستی و چالاکی کا پانچوں وقت منظر پیش کرتے رہیں۔ دل بادشاہ حقیقی کی طرف متوجہ ہو جوارح اسکی عقیدت و عظمت کا اظہار کریں۔ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کی ندائے مبارک سے کانوں کو انس حاصل ہو اخروی و دنیوی کامیابی کے لئے ہر مسلمان ہر وقت طیار رہے یہ مبارک آواز کانوں میں پڑتے ہی ہر مسلمان والہانہ انداز میں تحصیل فلاح و ادائے صلوٰۃ کے لئے عدالت الٰہی کے دفتر عالی (مسجد) کی طرف دوڑا چلا آئے یہ وہ راستہ ہے جس پر چلنے والے دنیاوی تعلقات کی پروا نہیں کرتے فلاح حاصل کرنے کے لئے جملہ کاروبار دنیاوی کو چھوڑ دیتے ہیں لہو و لعب بیع و شراء کو جواب دے دیتے ہیں رجال لاتلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ۔

جس ملت میں تحصیل مرام کے لئے اس مضبوطی کے ساتھ بندوبست کیا گیا ہو وہ ملت خائب و خاسر ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ سچ ہے۔ لا تھنوا ولا تحزنوا انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین۔

روزانہ پنجوقتہ اسلامی جلسوں کے بعد ضروری تھا کہ ہفتہ میں ایک دن گردو نواح کے جملہ مسلمانوں کو ایک مشترکہ اجلاس میں شمولیت کی دعوت دی جائے اور اس جلسے میں ملت کی ترقی و تنزلی پر غور و خوض کیا جائے اسی مقصد کو ملحوظ رکھتے ہوئے یوم جمعہ اس اہم اجتماع

[illegible] (۴۹۳)

کے لئے مقرر کیا گیا اور سوائے چند معذورین کے جملہ مسلمانوں پر اس جلسے میں شریک ہونا لازمی قرار دیدیا گیا تاکہ مسلمان ہفتہ وار اپنے پروگرام زندگی پر نظرثانی کرتے رہیں۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کے دکھ درد سے آگاہ ہو۔ صدر جلسہ یعنی امام جمعہ کو ہدایت کی گئی کہ وہ حاضرین کو ضروریات وحالات حاضرہ سے مطلع کرے۔ قوم کے نفع ونقصان سے قوم کو آگاہ کرے روحانی وجسمانی ترقیوں کی طرف قوم کو دعوت دے۔ قوانین الٰہی وآئین حکومت خدائی کا پروپاگنڈا کرے دنیا وآخرت کی کامیابی حاصل کرنے کے طریقے بتلائے الغرض وہ اس مقدس دن میں ایک مناسب وقت اپنے اس لیکچر میں صرف کرے۔ حاضرین کو حکم دیا گیا کہ وہ نہایت غور وتوجہ سے امام کے اس لیکچر کو سنیں اور اس کی ہر نصیحت کو ذہن نشین کریں اور ہفتہ واری پروگرام کو اچھی طرح سے دیکھ لیں کہ انہوں نے اپنی قیمتی زندگی کے ان سات دنوں میں خدا کے لئے خدا کی سچی حکومت کے تحفظ وبقا کے لئے اور ملت کے لئے کیا کچھ کیا ہے اور اسکو کیا کرنا ہے

مساجد اللہ کے یہ اجلاس اسلام میں بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ مسجدیں ہی تو ہیں جہاں سے آفتاب اسلام ضوفگن ہوا۔ مسجدیں ہی تو ہیں جہاں سے عدل وانصاف کے چشمے جاری ہوئے۔ مسجدیں ہی تو ہیں جہاں خدائی حکومت کے آئین مرتب کئے گئے۔ مسجدیں ہی تو ہیں جن کو خیر بقاع الارض کہا گیا۔ مسجدیں ہی تو ہیں جن میں بیٹھ کر شاہان عالم کو خدائی حکومت کے قبول کرنے کے لئے پیغامات بدائت بھیجے گئے۔ مسجدیں ہی تو ہیں جن میں خدائی فوج کے دلاور سپاہیوں کی تربیت کی گئی۔ مسجدیں ہی تو ہیں جن میں قوانین الٰہی وآئین حکومت خدائی کا اجراء عمل میں لایا گیا۔

الغرض مساجد اللہ اور مساجد اللہ کے یہ اجلاس اسلام میں ایک خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ کاش مسلمان ان حقائق سے آشنا ہوجائیں پھر ترقی وکامیابی ان کے قدموں کے چومنے کیلئے ہر وقت تیار ہے

اجلاس جمعہ کے بعد ضرورت تھی کہ اس قسم کے اسلامی اجتماعات کو مزید وسعت دی جائے۔ بدیں مصلحت صلوٰۃ عیدین کے وسیع اجلاس مقرر کئے گئے اور ملت اسلامی کو حکم دیا گیا کہ ان جلسوں میں وہ نہایت اہتمام کے ساتھ حسب توفیق عمدہ لباس میں اچھی وضع قطع میں نہایت خوشدلی سے اسلامی جوش کو ظاہر کرتے ہوئے حکومت الٰہی کی کامیابی کے نعرے لگاتے ہوئے اپنے آپ کو خدائی فوج کے ادنیٰ ترین سپاہی سمجھتے ہوئے ان قومی وملی جلسوں میں رونق افروز ہوں اور اس عظیم الشان اسلامی کانفرنس میں خدائی فوج کا منظر اس شان وخوبی کے ساتھ نمائش گاہ عالم میں دکھلایا جائے کہ دنیا پرست انسانوں کی آنکھیں خیرہ ہوجائیں۔ احادیث میں مروی ہے کہ عیدین کے لیکچروں میں خدائی حکومت کے صدر اعظم ووزیر معظم محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ملت کی ترقیات پر مبسوط تقریریں فرمایا کرتے تھے۔ اگر کہیں باغیان حکومت الٰہی کی سرکوبی کے لئے طاقت کا مظاہرہ کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی تو اس کا آپ اسی جلسے میں بندوبست فرمایا کرتے۔ لشکروں کو مرتب فرماتے، آفیسران کا تقرر فرماتے، اخراجات کا بندوبست کرتے۔ الغرض، اس قسم کے تعمیری پروگرام اکثر انہی مبارک جلسوں میں مرتب کئے جایا کرتے تھے پھر ساتھ ہی خدائی بشارتوں، آخرت کے عیش وآرام دنیا واسباب دنیا سے بے پرواہی اور روحانی ترقیات پر آپ ایسے جہاد بھرے الفاظ میں وعظ فرماتے کہ سامعین ان مبارک جلسوں میں عمل وسعی وجہاد فی سبیل اللہ کے پیکر مجسم بن جایا کرتے تھے اور ان کی زندگی ایک نئی زندگی ان کی روح ایک نئی روح سے تبدیل ہوجایا کرتی تھی۔

اسلامی اجتماعات وسیاسیات کا یہ مختصر سا خاکہ آپ کو دکھلایا گیا ہے جن کی نظیر دنیا کا کوئی مذہب پیش نہیں کرسکتا اور نہ اس قسم کے نمونے کسی قوم وملت میں مل سکتے ہیں۔ یہود ونصاریٰ، ہنود ومجوس، بدھ وجین جملہ اقوام عالم اسلام کے

اس عظیم الشان پروگرام حیات کو دیکھ کر حیرت واستعجاب سے انگشت بدنداں ہیں۔ یہ وہ پروگرام ہے کہ جس کو اگر صحیح طور پر آج پھر ملت اسلامیہ تھام لے تو ایک اشارے میں ہوا کا رخ بدل سکتا ہے اور ایک لمحہ میں دنیا کا موجودہ ظالمانہ پروگرام تبدیل ہوسکتا ہے۔ ایک منٹ میں انقلاب عظیم بپا ہوسکتا ہے۔ مادی طاقتیں اور استبداد پسند تدبیریں خاک میں مل سکتی ہیں مگر مسلمان قوم کے موجودہ حالات پر نظر ڈالتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ ہماری بدنصیبی کی مدت ابھی ختم نہیں ہوئی اور ہماری اس مجرمانہ زندگی کے دن ابھی باقی رہے ہوئے ہیں۔ ہاں امید رکھنی چاہئے کہ ناامیدی اسلام میں کفر ہے۔ وہ دن دور نہیں جبکہ مسلمانوں کی آنکھوں سے پردہ اٹھ جائے اور وہ اپنے اصلی پروگرام زندگی پر کاربند ہوکر پھر ایک دفعہ الٰہی حکومت کا نظارہ اس آسمان کے نیچے پیش کرسکیں۔ ؎

عجب کیا ہے یہ بیڑا غرق ہوکر پھر اچھل آئے
کہ ہم نے انقلاب چرخ گرداں یوں بھی دیکھے ہیں

پیام عمل مسلم زمیندارہ ہیلپنگ سوسائٹی لمیٹڈ امرتسر برانچ کی تجویز جسکو رسالہ "پیام عمل" میں سوسائٹی کی طرف سے بیان کیا گیا ہے۔ خدمت واشاعت قرآن کریم کے لئے معقول ومفید معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس میں ثواب اخروی کے ساتھ ساتھ دنیوی منافع کی بھی توقع ہے۔ امید ہے کہ مسلمان دوست اس میں شریک ہوکر دینی ودنیوی فائدہ حاصل کریں گے۔ مزید حالات رسالہ مذکورہ سے ملاحظہ فرمادیں جو پتہ ذیل سے مفت مل سکتا ہے۔ (منشی محمد عبد الدین ایڈیٹر رسالہ اسلام کوچہ ٹوکریاں امرتسر) راقم عبد اللہ ثانی امرتسری

کیمبل پور کی اہل حدیث جماعت پر احناف برادران کی طرف سے حملوں پر حملے ہورہے ہیں۔ ابتدائی عدالت میں اہل حدیث کامیاب ہوگئے ہیں۔ اب احناف کی طرف سے ہائیکورٹ میں اپیل دائر ہونے والی ہے۔ ناظرین دعاء خیر کریں اللہ تعالیٰ مظلوموں کی مدد کرے۔ آمین!

تاریخ الفت نمبر۔ دنیا کے مشہور شاعروں کے حالات۔ قیمت ۸ آنے (۶۶۴) (نجم الحکمت)

ہیضہ کے واسطے امرت دھارا سے بڑھکر دوا نہیں

آج کل ہمیشہ پاس رکھو!

کہ وقت بیوقت بہت سے خرچ تکلیف اور دُکھ سے بچاوے۔ نقلوں سے بچو تاکہ بھروسہ کرکے سخت حالتوں میں پیچھے پچھتانا نہ پڑے!
ہیضہ کے دنوں میں ذرا بھی طبیعت خراب ہو پیٹ کی کوئی خرابی ہو فوراً ہیضہ کا شک ہو جاتا ہے آجکل ویسے ہی دن ہیں ذرا سے کھانے پینے کی بد پرہیزی سے طبیعت خراب ہونے لگتی ہے۔ امرت دھارا فوراً ان تکالیف کو دُور کر دیتی ہے۔ اگر ہیضہ (ایشور نہ کرے) شروع ہو جاوے تو بھی امرت دھارا فوراً شروع کردو۔ تمام تکالیف فوراً دور ہونگی۔ اگر کسی سخت حالت میں دست و قے بند نہ ہوتے ہوں کمزوری بہت ہو گئی ہو اور تکلیف کم ہوتی نظر نہ آتی ہو تو فوراً پران داتا کی گولی دیدو۔ ایک ہی گولی سے دست و قے اکثر بند ہو جاتے ہیں۔ دونو ادویات پاس رکھو اور پھر ایشور کی کرپا سے کوئی خطرہ نہیں رہتا ہے!

قیمت امرت دھارا سالم شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ کی شیشی آٹھ آنہ قیمت پران داتا صرف ۵ گولی ایک روپیہ عہ

سینکڑوں رائوں میں سے ایک ایک کا خلاصہ

(امرت دھارا) جناب لالہ بھول چند صاحب بہادر لالہ گیان چند صاحب سب اوورسیر تحریر فرماتے ہیں۔ "ہماری پن چکیوں کے لالہ صاحب کے لڑکے کو ہیضہ ہو گیا۔ سب گھبرا گئے میں نے وہاں جاکر نہ مصری ڈھونڈی صرف پانی میں ہی ۳ بوند دے دیں۔ پلاتے ہی فوراً آرام ہو گیا۔"

(پران داتا) جناب محمد دین حافظ علی صاحبان ضلع بلہاری دکن سے لکھتے ہیں:- "آپ نے ہیضہ کے لئے جو پران داتا بھیجی تھی اس کا استعمال کیا گیا۔ سچ ہے ایشور نے آپ کی دوائی میں عجیب اثر رکھا ہے۔ خدا اس کا اجر دیوے"

(۷۶۵)

خط وکتابت وتار کے لئے پتہ امرت دھارا ۲۳ لاہور — **المشتہر** منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

۴۳

ناظرین کرام آپ اس بات سے خوب اچھی طرح واقف ہیں کہ موسم برسات بہت ہی خطرناک ہوتا ہے کیونکہ اس موسم میں اگر ذرا بھی بد پرہیزی ہو جائے یا کھانا کھانے میں ذرہ بھی بے احتیاطی ہو جائے تو معدہ بہت ہی خراب ہو جاتا ہے۔ جس سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً بدہضمی، درد شکم، قے ہو جانا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی بہنا، ہیضہ، اسہال، پیچش، کھانا ہضم نہ ہونا وغیرہ۔ اس لئے آپ کو چاہئے کہ ہماری مشہور ہر دلعزیز ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کھانا کھانے کے بعد ضرور کیا کریں جو آپ کو ہر طرح سے محفوظ رکھیگی قیمت صرف عہ فی ڈبیہ محصول ۵؍ زیادہ اشتہار پہلے پرچوں میں ملاحظہ فرماویں۔ جگہ تنگ ہونے سے شہادات درج نہیں کی جاتیں۔
پتہ:- اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

قادیان میں زلزلہ برپا کر دینے والی لاجواب کتاب

حالات مرزا ۱۱

یعنی

مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی و قادیانی تحریک کے لئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۵؍ بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۶ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔
(پتہ) محمد اسحاق دفتر کتب خانہ حقانی امرتسر

سرمہ نور العین عہ

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پروا کر دیتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے قیمت ایک تولہ عہ
منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب طلب کرنے پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔ (مہتمم)

ahmadimuslim.de

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ

سیاہ و سفید رجسٹرڈ ۱۷۵۷

یہ آنکھوں کی اکسیر و بینظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے اس سرمے سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا نگاہ کی کمزوری، روہے، اکگرے، انکھ جنبی، پرانی لالی، جالا، پھلی، چھیڑ، ناخونہ، ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ۲ ٹکٹ بھیجکر منگوا لو اور آزما لو۔ قیمت فی تولہ ۴ع مع خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے ۵ع تولہ۔

سرمہ سفید قسم اعلیٰ سچے موتیوں و بیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر۔ قیمت عشا روپیہ تولہ۔

نمونہ مفت منگوائیں

پتہ:- **منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی**

ہر خاص و عام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلا نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج کمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کر دے اس کو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربے سے تیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر دکھاتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہو چکے ہیں۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔

قیمت ایک بکس ۳ع (تین روپے آٹھ آنے)

پتہ:- **ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو آگرہ**

تمام دنیا میں بےمثل

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ

انوار الاسلام امرتسر

قابل مطالعہ کتب

سیرۃ النعمان۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی علمی، تجارتی اور فقیہانہ زندگی۔ آپ کا اجتہاد و ذہن، حافظہ، وغیرہ کے حالات قیمت ۱۲ع

سوانح مولانا روم۔ آپ کی پاکیزہ صوفیانہ زندگی کا تذکرہ۔ قیمت ۱۲ع **مولوی معنوی**۔ یعنی حضرت مولانا روم کی سوانحعمری، آپ کے حالات اردو میں نہایت صاف اور سلیس طرز اور عمدہ ترکیب سے لکھی گئی ہے۔ آپ کا نسب ولادت، آپ کے دادا کا حال، اور آپ کے خلیفوں کے حالات نہایت اعلیٰ پیرایہ میں ہیں۔ ۵ر

تاریخ الخلفاء۔ مصنفہ علامہ جلال الدین سیوطی کا اردو ترجمہ۔ جس میں خلفائے راشدین و دیگر خلفاء بنو امیہ و بنو عباس وغیرہ کے حالات ۱۱ھ سے ۹۰۳ھ تک درج ہیں۔ اخیر میں ان ائمہ، فضلاء، علماء، اور مشاہیر وقت کی فہرست دی ہے جو انکے عہد میں ہوئے۔ ۲ع

مخدرات۔ اس کتاب میں اسلام سے پیشتر اور اسلام کے بعد کی چند نامور اور ممتاز خاتونان ارض کے مفصل و مشرح حالات زندگی درج ہیں۔ قیمت ۴ع

الغزالی۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات۔ قیمت ۱۲ع

حیات حافظ۔ حضرت خواجہ شمس الدین المتخلص بہ حافظ شیرازی کی زندگی کے حالات۔ قیمت ۶ر

حیات سعدی۔ شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی۔ قیمت صرف ۶ر

حیات خسرو۔ حضرت ابو الحسن امیر خسرو دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت ۶ر

اسلامی سوانحعمریاں۔ سولہ مشہور و معروف علماء کملاء و فضلاء یعنی فقہاء محدثین، اہل فلسفہ، اہل تصوف، جامع معقول و منقول و اہل باطن حضرات کی سوانحعمریاں درج ہیں۔ جن کو مطالعہ کر کے ایک سچے مسلمان کے دل میں جذبہ علم و عمل پیدا ہو جاتا ہے اور یہ کہ ان بزرگوں نے اپنے اوپر صعوبتیں برداشت کر کے کس طرح علم دین و دنیا کی تکمیل کی اور اپنے زمانہ میں یکتائے روزگار بن گئے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۴ع

حیات طیبہ۔ حضرت مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مکمل سوانحعمری۔ جس میں آپ کا حسب نسب اور زندگی بھر کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ پہلے یہ کتاب بہت غلط اور بدنما کاغذ پر چھپی ہوئی تھی مگر اب دفتر اہلحدیث نے اسے بکمال نہایت صحت کے ساتھ عمدہ کتابت و طباعت کے چھپایا ہے۔ قابل قدر کتاب ہے۔ قیمت ۱۲ع

سوانح احمدی۔ تیرھویں صدی ہجری کے مجدد اعظم حضرت سید احمد صاحب بریلوی کی سوانحعمری ایک قابل مطالعہ کتاب ہے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کارنامے ہر ایک مسلمان کے لئے باعث فخر ہیں۔ سکھوں کے راج میں مسلمانان پنجاب پر زمین تنگ تھی۔ مذہبی آزادی مفقود اور عزت خطرے میں تھی۔ اسوقت جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی دستگیری کے لئے مقرر فرمایا وہ مولانا شہید کے مرشد حضرت سید احمد ہی تھے۔ قیمت ۲ع

ملنے کا پتہ:- **دفتر اہلحدیث امرتسر**

مومیائی

۴۲/۱۵

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ .... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲؍ - آدھ پاؤ ۳ روپے۔ پاؤ بھر ۵ روپے مع محصول ڈاک - مالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ

تازہ ترین شہادات

جناب عبدالرحیم صاحب ریونیو انسپکٹر و بھگل۔ آپ نے جو مومیائی پیشتر روانہ کی تھی اس سے فائدہ نظر آیا ہے ایک چھٹانک اور روانہ فرمائیے ۔ (یکم جون ۳۵ء)

جناب شیخ چھوٹن صاحب داناپور۔ میں نے کئی حکیموں سے علاج کرایا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا بعد آپکی مومیائی دو روز کھائی تو خدا کے فضل سے اب مجھ کو آرام کی صورت ہے۔ اب ایک چھٹانک شیخ عظیم بخش صاحب کے نام بھیجدیں ۔ (۲۳ - جون ۳۵ء)

جناب محمد اسحاق صاحب آرہ۔ میں نے آپکی مومیائی کئی آدمیوں کو منگا کر دی بہت فائدہ ہوا۔ ایک چھٹانک منشی میاں صاحب کے نام بھیجدیں ۔ (۲۸ جون ۳۵ء)

(منگانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان پیدا پائنٹر
دی کمینڈیشن ایجنسی امرتسر

تصنیفات مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم

اسلام کی پہلی کتاب۔ (مع فرہنگ) ذات و صفات باری تعالیٰ اور پیغمبروں اور جنوں اور فرشتوں اور قیامت وغیرہ کا بیان۔ قیمت ۱؍

اسلام کی دوسری کتاب مع فرہنگ۔ اس میں نماز کے متعلق مسائل لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۲؍

اسلام کی تیسری کتاب۔ (مع فرہنگ) اس کتاب میں حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق، عدت وغیرہ کے متعلق مضامین لکھے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۲؍

اسلام کی چوتھی کتاب (مع فرہنگ) خرید و فروخت، تجارت و زراعت، شراکت، وقف، نذر، قصاص، دیت، فرائض وغیرہ کے متعلق ۱۵ باب لکھے گئے ہیں۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت ۳؍

اسلام کی پانچویں کتاب۔ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفاء راشدین اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے خطوط اور ان کے کفار سے جنگ و جدال اور فتوحات وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ۶؍

اسلام کی چھٹی کتاب۔ اس میں قرآن شریف کی کل دعائیں ایک جا جمع کی گئی ہیں۔ احد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے شب و روز کے وظائف اور اذکار درج ہیں۔ قیمت صرف ۶؍

اسلام کی ساتویں کتاب۔ اس کتاب میں اخلاص، اتباع سنت، تعلیم، تعلم، تعظیم علماء کی ترغیب، اور بدعت، بے ادبی علماء، بزرگان، بے سود جھگڑے، ترکیب جماعت کی ترغیب اور نماز، روزہ، زکوٰۃ کے متعلق ترغیبی و ترہیبی مسائل درج کئے گئے ہیں۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت صرف ۶؍

اسلام کی آٹھویں کتاب۔ اس میں حج، نکاح، جہاد، بیع، شری کے مسائل اور طعام، لباس، حدود، حسن معاشرت اور والدین کے ساتھ احسان کرنے اور خلقت خدا کے ساتھ شفقت کرنے کی ترغیب کا بیان ہے۔ قابل دید ہے قیمت صرف ۶؍

اسلام کی نویں کتاب۔ اس میں نیک صحبت، زہد، وصیت اور موت کے ذکر اور دیدار الٰہی، دوزخ، عذاب قبر، اللہ کے ڈر، تقوے، توکل اور صبر کا بیان ہے۔ قیمت ۶؍

اسلام کی دسویں کتاب۔ حضرت آدم سے لیکر تمام پیغمبروں کے مفصل حال ہیں۔ خلفائے اربعہ اور بنوامیہ و امام حسنؓ و امام حسینؓ وغیرہ اور خلفائے عباسیہ کے حالات بیان ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔

اسلام کی گیارھویں کتاب۔ عقائد اسلام یعنی ثبوت صانع عالم یعنی اللہ عزوجل کے متعلق ۱۰۳ دلائل دیگر توحید اور ثبوت نبوت و حدوث عالم اور صفات باری تعالیٰ اور نبوت و عظمت انبیاء علیہم السلام و ثبوت قیامت، رد تناسخ اور ثبوت معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ درج ہیں۔ قیمت عہ

اسلام کی بارھویں کتاب اقسام حدیث و تعریف اصطلاحات حدیث، پانی کے پاک ہونے، اہل کتاب اور مشرکوں کے برتنوں کو پاک کرکے استعمال کرنے میں، بول، منی، مذی وغیرہ احکام، چمڑے کی طہارت کا، استنجا، وضو، جنبی اور حائضہ، جمعہ، میت کے غسل، استحاضہ کے احکام درج ہیں۔ نیز بچوں کی نماز، نمازوں کے اوقات کا، نماز قضا کی ترکیب، اذان، تکبیر، مسائل لباس، تصویردار کپڑوں کے احکام کا بیان ہے۔ قیمت عہ

اسلام کی تیرھویں کتاب۔ احکام نماز، کشتی پر یہود و نصاریٰ کے عبادتخانوں وغیرہ میں نماز پڑھنے کے طریق، مسجد کے آداب، قبلہ کے احکام، صفوں کی درستی، نماز میں ہاتھ باندھنے کے بارہ میں مختلف اقوال، قرأۃ فاتحہ خلف الامام، بسم اللہ کے جہر و خفا کے مسائل، رفع یدین فی الصلوات کے اختلافات، رکوع، سجدہ، قومہ، تشہد و سلام پھیرنے اور ان کے بعد کے احکام واضح بیان کرکے نماز

ahmadimuslim.de

کے توڑنے اور مکروہ کرنے اور سلامت رکھنے والے امور بیان کر کے سترہ اور ہر قسم کے نوافل جو فرض رکعتوں کے پہلے یا بعد ہوا کرتے ہیں۔ نیز فرضیت جمعہ و ترغیب تہجد، وتر، نماز اشراق، تحیۃ المسجد الضحیٰ، خاصکر قیام، رمضان تراویح کے متعلق جتنے اختلافات یعنی تعداد رکعات اور تعیین و افضلیت وقت وغیرہ کے متعلق ہیں۔ محققانہ طور سے ظاہر فرماکر سجدہ سہو، سجدہ تلاوت، سجدہ شکر، اور عورتوں کے مساجد میں آنے کے متعلق کل احکام جماعت میں شمولیت کا اجر، نیز فرائض و شرائط امام پر مفصل بحث کر کے مسبوق بالجماعت و تارک جماعت اور نابالغ لڑکے، غلام، فاسق، مسافر و تیمم کنندہ و نشستہ وغیرہ اماموں کے پیچھے نماز پڑھنے یا نہ پڑھنے اور فرائض نوافل کے لئے جگہ تبدیل کرنے کے بارہ میں مفصل و مدلل مذکور ہے۔ قیمت صرف عہ روپیہ

اسلام کی چودھویں کتاب

اس کتاب میں پہلے نماز کے بقیہ مسائل جیسے بیمار، مسافر، سوار کی نماز اور سفر و حضر کی حد و تعیین ایام اور ابرد بارش کے دن میں نماز کا حکم، اور جمعہ کی فرضیت، ہر بستی و ہر شہر میں، غسل وغیرہ کے احکام و خطبہ، چاند کے احکام، سوگ و ماتم، کفن دفن تکبیرات، قرأت، جنازہ علی الغائب قبر کے حالات، زیارت قبور اور میت کے ایصال ثواب کے متعلق مفصل بحث کرنے کے بعد کتاب الزکوٰۃ کو شروع کر کے چارپایوں گھوڑوں، کھیتی، پھلوں، شہد، سونا، چاندی، زیور، دفینہ معدن کی زکوٰۃ کے احکام اور زکوٰۃ کے مصارف وغیرہ۔ قیمت صرف عہ

کتاب الروح

(بزبان اردو) مصنفہ امام حافظ علامہ ابن قیم جوزیؒ۔ اس بے مثل کتاب میں امام موصوف نے عذاب قبر کو ایسے طریق سے بدلائل عقلی و نقلی ثابت کیا ہے کہ مجال انکار نہیں رہتی، بلکہ فوراً دماغ میں اس کا تصور جم جاتا ہے۔ علاوہ ازیں روح کی حقیقت و ملاقات ارواح و اموات وغیرہ کل ضروریات کے متعلق ہے۔ قیمت ۱۲؍

ستینی

(یعنی ساٹھ علوم والی) ترجمہ اردو۔ اور ہر علم کے حالات کو پہلے تین فصول میں ابتدائی مسائل کا ذکر فرماکر پھر بطور سوال جواب ہر علم کے تین تین ادق مسائل کو حل کیا ہے اور جو علوم کسی سبب سے اس قسم کے تحت میں نہ آسکتے تھے انکو مسلسل نو فصلوں میں بیان کر دیا ہے۔ یہ کتاب امام رازی کی تنخہ اور بولتی ہوئی کرامت ہے۔ ۱۲؍

بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی

مصنفہ حجۃ الاسلام امام غزالیؒ۔ اس بےنظیر کتاب میں وہ کل وسائل و ذرائع نہایت بسط سے انجام فرما دیئے ہیں جن کے ذریعہ ایک ناتوان پراگندہ دل شخص ظاہری و باطنی ترقی کے ادنیٰ سے اعلیٰ منازل و مدارج تک پہنچ جائے اور بادشاہ سے لیکر رعایا اور فوجیوں، جرنیلوں، عالموں، صناعوں زراعوں اور ہر طبقہ کے لوگوں کے فرائض و تعلقات پر بحث کر کے کیمسٹری (علم کیمیا) و موسیقی ... و لطیف پیرایہ میں آگاہ فرماکر ... کے بعض نادر نسخہ جات اور بعض ادویہ و اشیاء کے عجیب و غریب خواص۔ سحر و طلاسم و عزائم کی حقیقت، روح کی ماہیت اور دیگر روحانی کیفیات کی تشریح فرماکر عالم بالا کی سیر کراتے ہوئے آداب مجلس، تہذیب نفوس نفس ناطقہ روح موت حشر احوال باطنی کی درستی اور مدارج نبوت و سعادت کو لکھ کر مجاہدات و زہد و تقویٰ و مکاشفات و حب و عشق ربانی و دیگر اسرار الٰہی پر روشنی ڈال کر رسالت و کہانت سحر و کرامت معجزات و نازنجات میں فرق کرنے کے طریقے واضح کر دیئے ہیں اور ان ابحاث کے دوران میں بعض نہایت قیمتی نکات درج ہیں۔ قیمت صرف ۱۲؍

اُردو لغات فیروزی

مؤلفہ مولوی فیروزالدین صاحب ڈسکوی۔ جس میں اردو زبان میں مستعملہ الفاظ ہندی، سنسکرت، ترکی، رومی وغیرہ کے معانی و ضرب الامثال مشہور مندرج ہیں۔ ضخامت ۱۰۴۸ صفحات۔ اُردو کی مقبول عام لغات ہے۔ کتابت طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۳؍

قرآن مجید مترجم

از مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی۔ جس کے حواشی پر تفسیر وحیدی کے نوٹس دیئے گئے ہیں۔ کتابت، طباعت اور کاغذ نہایت عمدہ۔ سائز کلاں $\frac{29 \times 22}{4}$ ۔ ضخامت ۱۸۰۰ صفحات۔ قلم جلی۔ ترجمہ بین السطور۔ قیمت عہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ:۔ مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

الترغیب والترہیب

(مترجم اردو بین السطور) مصنفہ امام حافظ عبدالعظیم منذریؒ۔ یہ کتاب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ کا بہت بڑا ذخیرہ ہے اور ہر مشروع فعل کی ترغیب اور ممنوع کی ترہیب پر علیحدہ علیحدہ باب باندھ کر اس کے ثواب و عقاب کے بارہ میں مرفوع احادیث لائی گئی ہیں۔ قیمت ۳؍

رحمۃ للعلمین

مصنفہ قاضی سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر سب سے مستند یہ کتاب ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جو تمام اسلامی فرقوں میں ممتاز ہے۔ عالم، فاضل، مصنف، مؤرخ، محدث، فلاسفر اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ قیمت جلد اول ۱۲؍۔ دوم ۱۲؍۔ سوم ۱۲؍۔

دفتر اہلحدیث امرتسر

ضرورت ہے

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلبا کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیئر اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔ پراسپکٹس مفت۔

(مینجر)

حسن البیان۔ بجواب سیرۃ النعمان۔ مصنفہ مولانا ... (۲۰۴) ... عبدالعزیز رحیم آبادی۔ قیمت ...